ارکانِ اسلام اہم معاملاتِ زندگی کے بارے میں شریعت
کی راہنمائی سوال و جواب کے اسلوب میں سادہ اور دل نشین تحریر

حضرت علامہ جلال الدین احمد امجدی

شبیر برادرز
۴۰۔ اردو بازار لاہور فون:
042-37246006

انوارِ شریعت

باہتمام	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	فروری 2015ء / ربیع الثانی 1436ھ
طابع	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ	ورڈز میکر
سرورق	اے ایف ایس ایڈورٹائزرز لاہور 0322-7202212
قیمت	-/110 روپے

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

فہرست مضامین

نگاہِ اوّلین

صحیح عقائد اور مستند شرعی مسائل کے مفید سلسلہ نورانی تعلیم اوّل دوم، سوم اور چہارم کی ترتیب سے فراغت کے بعد کچھ احباب نے ایک ایسی کتاب کے ترتیب دینے کی خواہش ظاہر کی جو سلیس زبان میں عام فہم اور مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ ضروری عقائد اور روزمرہ پیش آنے والے نماز زکوٰۃ، روزہ اور نکاح وطلاق وغیرہ کے شرعی مسائل پر مشتمل ہو اگرچہ ان مسائل پر بہت سی کتابیں مسلمانوں میں رائج ہیں لیکن اللہ جل جلالہ اور اس کے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی نیت سے قلم اٹھایا، درس وتدریس اور افتاء وغیرہ ضروری مشاغل سے وقت نکال کر تھوڑا تھوڑا لکھتا رہا یہاں تک کہ کتاب مکمل ہوگئی۔

میں نے بیس سالہ فتویٰ نویسی کے تجربہ کے بعد اس کتاب کو مرتب کیا ہے لیکن پھر بھی انسان خطا ونسیان سے مرکب ہے۔ اگر اہل علم کو کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ دوسری اشاعت میں اس کی تصحیح کردی جائے۔

دُعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اس کتاب کو قبول عام کا شرف عطا فرمائے اور اسے میرے لئے توشہ آخرت وسامان مغفرت بنائے۔ آمین

جلال الدین احمد امجدی

۱۵ رشعبان المعظم ۱۳۹۶ ہجری

۱۳، اگست ۱۹۷۶ء

لَكَ الْحَمْدُ يَا اَللّٰهُ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

سوال: اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیسا عقیدہ رکھنا چاہئے؟
جواب: اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ آسمان و زمین اور ساری مخلوقات کا پیدا کرنے والا وہی ہے۔ وہی عبادت کا مستحق ہے دوسرا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ وہی سب کو روزی دیتا ہے۔ امیری غریبی اور عزت و ذلت سب اس کے اختیار میں ہے جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ اس کا ہر کام حکمت ہے بندوں کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے وہ کمال و خوبی والا ہے۔ جھوٹ دغا خیانت، ظلم و جہل وغیرہ ہر عیب سے پاک ہے اس کے لیے کسی عیب کا ماننا کفر ہے۔ لہٰذا جو یہ عقیدہ رکھے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے وہ گمراہ بدمذہب ہے۔
سوال: کیا اللہ تعالیٰ کو ''بڑھو'' کہنا جائز ہے؟
جواب: اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسا لفظ بولنا کفر ہے۔
سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ ''اوپر والا جیسا چاہے گا ویسا ہوگا'' اور کہتے ہیں ''اوپر اللہ ہے نیچے تم ہو'' یا اس طرح کہتے ہیں کہ ''اوپر اللہ ہے نیچے پنچ ہیں''۔
جواب: یہ سب جملے گمراہی کے ہیں مسلمانوں کو ان سے بچنا نہایت ضروری ہے۔
سوال: اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا چاہئے یا نہیں؟
جواب: اللہ میاں نہیں کہنا چاہئے کہ منع ہے۔

فرشتے

سوال: فرشتے کیا چیز ہیں؟

جواب: فرشتے انسان کی طرح ایک مخلوق ہیں لیکن وہ نور سے پیدا کیے گئے ہیں نہ وہ مرد ہیں نہ عورت ہیں۔ نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ جتنے کام خدائے تعالیٰ نے ان کے سپرد کیے ہیں اسی میں لگے رہتے ہیں۔ کچھ فرشتے بندوں کا اچھا برا عمل لکھنے پر مقرر ہیں جن کو کِرَامًا کَاتِبِیْنَ کہا جاتا ہے۔ کچھ فرشتے قبر میں مردوں سے سوال کرنے پر مقرر ہیں جن کو منکر نکیر کہا جاتا ہے اور کچھ فرشتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں مسلمانوں کے درود و سلام پہنچانے پر مقرر ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے کام ہیں جو فرشتے انجام دیتے رہتے ہیں ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ اوّل حضرت جبرائیل علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے احکام پیغمبروں تک پہنچاتے تھے۔ دوسرے حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔ تیسرے حضرت میکائیل علیہ السلام جو پانی برسانے اور روزی پہنچانے پر مقرر ہیں اور چوتھے حضرت عزرائیل علیہ السلام جو لوگوں کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔ جو شخص یہ کہے فرشتے کوئی چیز نہیں یا یہ کہے کہ فرشتے نیکی کی قوت کا نام ہے تو وہ کافر ہے۔ (بہارشریعت)

خدائے تعالیٰ کی کتابیں

سوال: خدائے تعالیٰ کی کتابیں کتنی ہیں؟

جواب: خدائے تعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں نازل ہوئیں بڑی کتاب کو کتاب اور چھوٹی کو صحیفہ کہتے ہیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں اوّل توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی' دوسری زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی' تیسری انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور چوتھی قرآن مجید جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔

سوال: پورا قرآن مجید ایک دفعہ نازل ہوا یا تھوڑا تھوڑا؟

جواب: پورا قرآن مجید ایک دفعہ اکٹھا نہیں نازل ہوا بلکہ ضرورت کے مطابق تیئس (۲۳) برس تک تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔

سوال: کیا قرآن کی ہر سورت پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب: ہاں قرآن مجید کی ہر سورت اور ہر آیت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر ایک آیت کا بھی انکار کردے یا یہ کہے کہ قرآن جیسا نازل ہوا تھا اب ویسا نہیں بلکہ گھٹا بڑھا دیا گیا ہے تو وہ کافر ہے۔ (بہار شریعت)

رسول اور نبی (علیہم السلام)

سوال: رسول اور نبی کون ہوتے ہیں؟

جواب: رسول اور نبی خدائے تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو انسان کی ہدایت کے لیے دنیا میں بھیجا ہے وہ بندوں تک خدائے تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ معجزے دکھاتے ہیں اور غیب کی باتیں بتاتے ہیں، جھوٹ کبھی نہیں بولتے اور ہر گناہ سے پاک ہوتے ہیں، ان کی تعداد کچھ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار یا تقریباً دو لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری نبی ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

سوال: کیا ہم ہندوؤں کے پیشواؤں کو نبی کہہ سکتے ہیں؟

جواب: کسی شخص کو نبی کہنے کے لیے قرآن و حدیث سے ثبوت چاہئے اور ہندوؤں کے پیشواؤں کے بارے میں نبی ہونے پر قرآن سے کوئی ثبوت نہیں ملتا اس لیے ہم انہیں نبی نہیں کہہ سکتے۔

سوال: نبی کے نام پر ؐ لکھنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھنا چاہئے صرف ؑ لکھنا حرام ہے۔

ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

سوال: ہمارے نبی کون ہیں؟ ان کا کچھ حال بیان کیجئے؟

جواب: ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ جو بروز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاوّل شریف مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء میں مکہ شریف میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ ہے (رضی اللہ عنہما) آپ کی ظاہری زندگی تریسٹھ (۶۳) برس کی ہوئی ترپن (۵۳) برس کی عمر تک مکہ شریف میں رہے پھر دس سال مدینہ طیبہ میں رہے۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ ۱۲ جون ۶۳۲ء میں وفات پائی۔ آپ کا مزار مبارک مدینہ شریف میں ہے جو مکہ شریف سے تقریباً دو سو میل یعنی تین سو بیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: ہمارے نبی کی کچھ خوبیاں بیان کیجئے؟

جواب: ہمارے نبی سید الانبیاء اور نبی الانبیاء ہیں یعنی انبیائے کرام کے سردار ہیں اور تمام انبیا' حضور کے اُمتی ہیں۔ آپ خاتم النبین ہیں یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ جو شخص آپ کے بعد نبی پیدا ہونے کو جائز سمجھے وہ کافر ہے۔ ساری مخلوقات خدائے تعالیٰ کی رضا چاہتی ہے اور خدائے تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے۔ حضور کی فرماں برادری اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری ہے' زمین و آسمان کی ساری چیزیں آپ پر ظاہر تھیں۔ دنیا کے ہر گوشے اور ہر کونے میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے حضور اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں جیسے کوئی اپنی ہتھیلی دیکھے' اوپر نیچے آگے اور پیٹھ کے پیچھے یکساں دیکھتے تھے۔ آپ کے لیے کوئی چیز آڑ نہیں بن سکتی۔ حضور جانتے ہیں کہ زمین کے اندر کہاں کیا ہو رہا ہے۔ خشوع جو دل کی ایک کیفیت کا نام ہے حضور اسے بھی ملاحظہ فرماتے ہیں۔ ہمارے چلنے پھرنے' اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے وغیرہ ہر قول و فعل کی حضور کو ہر وقت خبر ہے۔ (بخاری شریف' مشکوۃ شریف' بہار شریعت وغیرہ)

سوال: کیا ہمارے نبی زندہ ہیں؟

جواب: ہمارے نبی اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں حدیث شریف میں ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ 'یعنی خدائے تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۱۲۱)

سوال: جو شخص انبیائے کرام کے بارے میں کہے کہ "مر کر مٹی میں مل گئے" تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کہنے والا گمراہ بدمذہب خبیث ہے۔ (بہار شریعت)

قیامت کا بیان

سوال: قیامت کسے کہتے ہیں؟

جواب: قیامت اس دن کو کہتے ہیں جس دن حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے۔ صور سینگ کے شکل کی ایک چیز ہے جس کی آواز سن کر سب آدمی اور تمام جانور مر جائیں گے۔ زمین' آسمان' چاند' سورج اور پہاڑ وغیرہ دنیا کی ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی یہاں تک کہ صور بھی ختم ہو جائے گا اور اسرافیل علیہ السلام بھی فنا ہو جائیں گے۔ یہ واقعہ محرم کی دسویں تاریخ جمعہ کے دن ہوگا۔ (بہار شریعت)

سوال: قیامت کی کچھ نشانیاں بیان کیجئے؟

جواب: جب دُنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگیں' حرام کاموں کو لوگ کھلم کھلا کرنے لگیں' ماں باپ کو تکلیف دیں اور غیروں سے میل جول رکھیں' امانت میں خیانت کریں' زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں گزرے' دنیا حاصل کرنے کے لیے علم دین پڑھا جائے' ناچ گانے کا رواج زیادہ ہو جائے' بدکار لوگ قوم کے پیشوا اور لیڈر ہو جائیں' چرواہے وغیرہ کم درجہ کے لوگ بڑی بڑی بلڈنگوں میں رہنے لگیں تو سمجھ لو کہ

قیامت قریب آگئی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف، بہار شریعت)

سوال: جو شخص قیامت کا انکار کرے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: قیامت قائم ہونا حق ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ (بہار شریعت)

تقدیر کا بیان

سوال: تقدیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: دُنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اور بندے جو کچھ بھلائی برائی کرتے ہیں خدائے تعالیٰ نے اسے اپنے علم کے موافق پہلے سے لکھ لیا ہے اسے تقدیر کہتے ہیں۔

سوال: کیا اللہ تعالیٰ نے جیسا ہماری تقدیر میں لکھ دیا ہے ہمیں مجبوراً ویسا کرنا پڑتا ہے؟

جواب: نہیں، اللہ تعالیٰ کے لکھ دینے سے ہمیں مجبوراً ویسا کرنا نہیں پڑتا ہے بلکہ ہم جیسا کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے ویسا لکھ دیا۔ اگر کسی کی تقدیر میں بُرائی لکھی تو اس لیے کہ وہ برائی کرنے والا تھا اگر وہ بھلائی کرنے والا ہوتا تو خدائے تعالیٰ اس کی تقدیر میں بھلائی لکھتا۔ خلاصہ یہ کہ خدائے تعالیٰ کے لکھ دینے سے بندہ کسی کام کے کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا۔ تقدیر حق ہے اس کا انکار کرنے والا گمراہ و بدمذہب ہے۔

(شرح فقہ اکبر، بہار شریعت)

مرنے کے بعد زندہ ہونا

سوال: مرنے کے بعد زندہ ہونے کا مطلب کیا ہے؟

جواب: مرنے کے بعد زندہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جب زمین، آسمان، انسان اور فرشتے وغیرہ سب فنا ہو جائیں گے تو پھر خدائے تعالیٰ جب چاہے گا حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا وہ دوبارہ صور پھونکیں گے تو سب چیزیں موجود ہو جائیں گی فرشتے اور آدمی وغیرہ سب زندہ ہو جائیں گے۔ مردے اپنی

اپنی قبروں سے اٹھیں گے۔ حشر کے میدان میں خدائے تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی۔ حساب لیا جائے گا اور ہر شخص کو اچھے برے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا۔ یعنی اچھوں کو جنت ملے گی اور بُروں کو جہنم میں بھیج دیا جائے گا۔ حساب اور جنت و دوزخ حق ہیں ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ (بہار شریعت)

شرک وکفر کا بیان

سوال: شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: خدائے تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک ہے ذات میں شریک ٹھہرانے کا مطلب یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ خدا ماننے جیسے عیسائی کہ تین خدا مان کر مشرک ہوئے اور جیسے ہندو کہ کئی خدا ماننے کے سبب مشرک ہیں۔ اور صفات کی طرح کسی دوسرے کے لیے کوئی صفت ثابت کرے مثلاً سمع اور بصر وغیرہ جیسا کہ خدائے تعالیٰ کے لیے بغیر کسی کے دیئے ذاتی طور پر ثابت ہے اسی طرح کسی دوسرے کے لیے سمع اور بصر وغیرہ ذاتی طور پر مانے کہ بغیر خدا کے دیئے اسے یہ صفتیں خود حاصل ہیں تو شرک ہے اور اگر کسی دوسرے کے لیے عطائی طور پر مانے کہ خدائے تعالیٰ نے اسے یہ صفتیں عطا کی ہیں تو شرک نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود انسان کے بارے میں فرمایا: فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا (پارہ ۲۹ ر رکوع ۱۹) یعنی ہم نے انسان کو سمیع وبصیر بنایا۔

سوال: کفر کسے کہتے ہیں؟

جواب: ضروریات دین میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا کفر ہے۔ ضروریات دین بہت ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔ خدائے تعالیٰ کو ایک اور واجب الوجود ماننا۔ اس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ سمجھنا، ظلم اور جھوٹ وغیرہ تمام عیوب سے اس کو پاک ماننا، اس کے ملائکہ اور اس کی تمام کتابوں کو ماننا، قرآن مجید کی ہر آیت کو حق سمجھنا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام کی نبوت کو تسلیم کرنا، ان سب کو عظمت والا جاننا انہیں ذلیل اور چھوٹا نہ سمجھنا، ان کی ہر بات جو قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو اُسے حق

ماننا۔ حضور علیہ السلام کو خاتم النبیین ماننا۔ ان کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے کو جائز نہ سمجھنا' قیامت' حساب و کتاب اور جنت و دوزخ کو حق ماننا' نماز و روزہ اور حج و زکوۃ کی فرضیت کو تسلیم کرنا' زنا چوری اور شراب نوشی وغیرہ حرام قطعی کی حرمت کا اعتقاد کرنا اور کافر کو کافر جاننا وغیرہ۔

سوال: کسی سے شرک یا کفر ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب: توبہ اور تجدید ایمان کرے' بیوی والا ہو تو تجدید نکاح کرے اور مرید ہو تو تجدید بیعت بھی کرے۔

سوال: شرک و کفر کے علاوہ کوئی دوسرا گناہ ہو جائے تو معافی کی کیا صورت ہے؟

جواب: توبہ کرے' خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں روئے گڑگڑائے' اپنی غلطی پر نادم و پشیمان ہو اور دل میں پکا عہد کرے کہ اب کبھی ایسی غلطی نہ کروں گا صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا توبہ نہیں ہے۔

سوال: کیا ہر قسم کا گناہ توبہ سے معاف ہو سکتا ہے؟

جواب: جو گناہ کسی بندہ کی حق تلفی سے ہو مثلاً کسی کا مال غصب کر لیا' کسی پر تہمت لگائی یا ظلم کیا تو ان گناہوں کی معافی کے لیے ضروری ہے۔ کہ پہلے اس بندے کا حق واپس کیا جائے یا اس سے معافی مانگی جائے پھر خدائے تعالیٰ سے توبہ کرے تو معاف ہو سکتا ہے۔ اور جس گناہ کا تعلق کسی بندہ کی حق تلفی سے نہیں ہے بلکہ صرف خدائے تعالیٰ سے ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو صرف توبہ سے معاف ہو سکتا ہے جیسے شراب نوشی کا گناہ اور دوسرا وہ جو صرف توبہ سے نہیں معاف ہو سکتا ہے جیسے نمازوں کے نہ پڑھنے کا گناہ۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وقت پر نمازوں کے ادا نہ کرنے کا جو گناہ ہو اس سے توبہ کرے اور نمازوں کی قضا پڑھے اگر آخر عمر میں کچھ قضا رہ جائے تو ان کے فدیہ کی وصیت کر جائے۔

بدعت کا بیان

سوال: بدعت کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اصطلاح شرع میں بدعت ایسی چیز کے ایجاد کرنے کو کہتے ہیں جو حضور علیہ السلام کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو۔ خواہ وہ چیز دینی ہو یا دنیوی (اشعۃ اللمعات جلد اوّل صفحہ ۱۲۵) اور بدعت کی تین قسمیں ہیں بدعت حسنہ بدعت سیئہ اور بدعت مباحہ۔

بدعت حسنہ وہ بدعت ہے جو قرآن و حدیث کے اُصول و قواعد کے مطابق ہو اور اُسے انہی پر قیاس کیا گیا ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں اوّل بدعتِ واجبہ جیسے قرآن و حدیث سمجھنے کے لیے علم نحو کا سیکھنا اور گمراہ فرقے مثلاً خارجی، رافضی، قادیانی اور وہابی وغیرہ پر رد کے لیے دلائل قائم کرنا۔ دوم بدعت مستحبہ جیسے مدرسوں کی تعمیر اور وہ نیک کام جس کا رواج ابدائی زمانہ میں نہیں تھا جیسے اذان کے بعد صلوٰۃ پکارنا۔ درمختار باب الاذان میں ہے کہ ن کے بعد اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ پکارنا ماہِ ربیع الآخر ۷۸۱ھ میں جاری ہوا اور یہ بدعت حسنہ ہے۔

سوال: بدعت سیئہ کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: بدعت سیئہ وہ بدعت ہے جو قرآن و حدیث کے اصول و ضوابط کے مخالف ہو (اشعۃ اللمعات جلد اوّل ص: ۱۲۵) اس کی دو قسمیں ہیں۔ اوّل بدعت محرمہ جیسے ہندوستان کی مروجہ تعزیہ داری (فتاویٰ عزیزیہ، رسالہ تعزیہ داری اعلیٰ حضرت) اور جیسے اہل سنت و جماعت کے خلاف نئے عقیدہ والوں کے مذاہب (اشعۃ اللمعات جلد اوّل ص: ۱۲۵) دوم بدعت مکروہہ جیسے جمعہ اور عیدین کا خطبہ غیر عربی میں پڑھنا۔

سوال: بدعت مباحہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو چیز حضور علیہ السلام کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو اور جس کے کرنے نہ کرنے پر ثواب و عذاب نہ ہو اسے بدعت مباحہ کہتے ہیں۔ (اشعۃ اللمعات جلد اوّل ص: ۱۲۵) جیسے کھانے پینے میں کشادگی اختیار کرنا اور ریل گاڑی وغیرہ میں سفر کرنا۔

سوال: حدیث شریف کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ سے کونسی بدعت مراد ہے؟

جواب: اس حدیث شریف سے صرف بدعت سیئہ مراد ہے (دیکھئے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اوّل ص:۱۷۹ اور اشعۃ اللمعات جلد اول:ص ۱۲۵) اس لیے کہ اگر بدعت کی تمام قسمیں مراد لی جائیں جیسا کہ ظاہر حدیث سے مفہوم ہوتا ہے تو فقہ علم کلام اور صرف ونحو وغیرہ کی تدوین اور ان کا پڑھنا پڑھانا سب ضلالت وگمراہی ہو جائے گا۔

سوال: کیا بدعت کا حسنہ اور سیئہ ہونا حدیث شریف سے بھی ثابت ہے؟

جواب: ہاں بدعت کا حسنہ اور سیئہ ہونا حدیث شریف سے بھی ثابت ہے ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تراویح کی باقاعدہ جماعت قائم کرنے کے بعد فرمایا نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ یعنی یہ بہت اچھی بدعت ہے (مشکوٰۃ:ص ۱۱۵) اور مسلم شریف میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو اسلام میں کسی اچھے طریقے کو رائج کرے گا تو اس کو اپنے رائج کرنے کا بھی ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی ثواب ملے گا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔ اور جو شخص مذہب اسلام میں کسی بُرے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس شخص پر اس کے رائج کرنے کا بھی گناہ ہوگا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی گناہ ہوگا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔

(مشکوٰۃ:ص ۳۳)

سوال: کیا میلاد شریف کی محفل منعقد کرنا بدعت سیئہ ہے؟

جواب: میلاد شریف کی محفل منعقد کرنا اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کے حالات اور دیگر فضائل ومناقب بیان کرنا برکت کا باعث ہے۔ اسے بدعت سیئہ کہنا گمراہی وبدمذہبی ہے۔

سوال: کیا حضور علیہ السلام کے زمانہ میں میت کا تیجہ ہوتا تھا؟

جواب: میت کا تیجہ اور اسی طرح دسواں، بیسواں اور چالیسواں وغیرہ حضور علیہ

الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری زمانہ میں نہیں ہوتا تھا بلکہ یہ سب بعد کی ایجاد ہیں اور بدعت حسنہ ہیں۔ اس لیے کہ ان میں میت کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی ہوتی ہے صدقہ خیرات کیا جاتا ہے اور غربا و مساکین کو کھانا کھلایا جاتا ہے اور یہ سب ثواب کے کام ہیں۔ ہاں اس موقع پر شادی بیاہ کی طرح دوست احباب اور عزیز و اقارب کی دعوت کرنا ضرور بدعت سیئہ ہے۔ (شامی جلد اول: ص ۶۲۹، فتح القدیر جلد دوم: ص ۱۰۲)

کتاب الاعمال

وضو کا بیان

سوال: وضو کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: وضو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے پھر مسواک کرے اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مل لے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھوئے پہلے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالے پھر بائیں ہاتھ پر۔ دونوں کو ایک ساتھ نہ دھوئے۔ پھر داہنے ہاتھ سے تین بار کلی کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرے اور داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے پھر پورا چہرہ دھوئے یعنی پیشانی پر بال اُگنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہر حصہ پر تین بار پانی بہائے اس کے بعد دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے انگلیوں کی طرف سے کہنیوں کے اوپر تک پانی ڈالے کہنیوں کی طرف سے نہ ڈالے، پھر ایک بار دونوں ہاتھوں سے پورے سر کا مسح کرے پھر کانوں کا اور گردن کا ایک ایک بار مسح کرے، پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئے۔

(درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

سوال: دھونے کا مطلب کیا ہے؟

جواب: دھونے کا مطلب یہ ہے کہ جس چیز کو دھوئے اس کے ہر حصہ پر پانی بہہ

جائے۔ (فتاویٰ عالمگیری بہار شریعت وغیرہ)

سوال: اگر کچھ حصہ بھیگ گیا مگر اس پر پانی نہیں بہا تو وضو ہوگا یا نہیں؟

جواب: اس طرح وضو ہرگز نہ ہوگا بھیگنے کے ساتھ ہر حصہ پر پانی بہہ جانا ضروری ہے۔

سوال: وضو کی کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب: وضو میں چار چیزیں فرض ہیں۔ اوّل منہ دھونا یعنی بال نکلنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک دوسرے کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔ تیسرے چوتھائی سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا۔ چوتھے دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

سوال: وضو میں کتنی سنتیں ہیں؟

جواب: وضو میں سنتیں سولہ ہیں۔ نیت کرنا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے شروع کرنا' دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھونا' مسواک کرنا' داہنے ہاتھ سے تین کلیاں کرنا' داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا' داڑھی کا خلال کرنا' ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا' ہر عضو کو تین تین بار دھونا' پورے سر کا ایک بار مسح کرنا' کانوں کا مسح کرنا' ترتیب سے وضو کرنا' داڑھی کے جو بال منہ کے دائرے کے نیچے ہیں ان کا مسح کرنا اعضا کو پے در پے دھونا' ہر مکروہ بات سے بچنا۔ (بہار شریعت)

سوال: وضو میں کتنی باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: وضو میں اکیس باتیں مکروہ ہیں۔ عورت کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا' وضو کے لیے نجس جگہ پر بیٹھنا' نجس جگہ وضو کا پانی گرانا' مسجد کے اندر وضو کرنا' وضو کے اعضا سے برتن میں پانی کے قطرے ٹپکنا' پانی میں رینٹھ یا کھنکار ڈالنا' قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا کلی کرنا' بے ضرورت دنیا کی بات کرنا' ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا' پانی اس قدر کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو' منہ پر پانی مارنا خرچ کرنا۔ ،منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا' صرف ایک ہاتھ سے منہ دھونا' گلے کا مسح کرنا' بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا' اپنے لیے کوئی لوٹا

وغیرہ خاص کر لینا' تین نئے پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا جس کپڑے سے استنجا کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وضو پونچھنا' دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا' کسی سنت کو چھوڑ دینا۔ (بہار شریعت)

سوال: کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: پاخانہ یا پیشاب کرنا' پاخانہ پیشاب کے راستہ کسی اور چیز کا نکلنا' پاخانہ کے راستہ سے ہوا کا نکلنا' بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ نکل کر ایسی جگہ بہنا کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے' کھانا' پانی یا صفرا کی منہ بھر تے آنا' اس طرح سو جانا کہ جسم کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں' بے ہوش ہونا' جنون ہونا' غشی ہونا' کسی چیز کا اتنا نشہ ہونا کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں' رکوع اور سجدہ والی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ آس پاس والے سنیں' دکھتی آنکھ سے آنسو بہنا۔ ان تمام باتوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

غسل کا بیان

سوال: غسل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: غسل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے غسل کی نیت کر کے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھوئے پھر استنجا کی جگہ دھوئے اس کے بعد بدن پر اگر کہیں نجاست حقیقیہ یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ ہو تو اسے دور کرے پھر نماز جیسا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے ہاں اگر چوکی یا پتھر وغیرہ اونچی چیز پر نہائے تو پاؤں بھی دھو لے' اس کے بعد بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑے پھر تین بار داہنے کندھے پر پانی بہائے اور پھر تین بار بائیں کندھے پر' پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پانی بہائے' تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور ملے پھر نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لے۔ (عالمگیری)

سوال: غسل میں کتنی باتیں فرض ہیں؟

جواب: غسل میں تین باتیں فرض ہیں۔ کلی کرنا' ناک میں پانی ڈالنا' تمام ظاہر بدن پر سر سے پاؤں تک پانی بہانا۔ (درمختار' عالمگیری وغیرہ)

سوال: غسل میں کتنی باتیں سنت ہیں؟

جواب: غسل میں یہ باتیں سنت ہیں۔ غسل کی نیت کرنا' دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھونا' استنجا کی جگہ دھونا' بدن پر جہاں کہیں نجاست ہوا سے دور کرنا' نماز جیسا وضو کرنا' بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑنا' داہنے مونڈھے پر پھر بائیں مونڈھے پر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پانی بہانا' تمام بدن پر ہاتھ پھیرنا اور ملنا' نہانے میں قبلہ رخ نہ ہونا اور کپڑے پہن کر نہاتا ہو تو کوئی حرج نہیں' ایسی جگہ نہانا کہ کوئی نہ دیکھے نہاتے وقت کسی قسم کا کلام نہ کرنا' کوئی دُعا نہ پڑھنا' عورتوں کو بیٹھ کر نہانا' نہانے کے بعد فوراً کپڑا پہن لینا۔ (عالمگیری)

سوال: کن صورتوں میں غسل کرنا فرض ہے؟

جواب: منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا' احتلام' حشفہ یعنی سرذکر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا دونوں پر غسل فرض کرتا ہے' حیض سے فارغ ہونا' نفاس کا ختم ہونا۔

سوال: کن وقتوں میں غسل کرنا سنت ہے؟

جواب: جمعہ' عید' بقرعید' عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت نہانا سنت ہے؟

سوال: کن صورتوں میں غسل کرنا مستحب ہے؟

جواب: وقوف عرفات' وقوف مزدلفہ' حاضری' حرم' حاضری سرکار اعظم ﷺ' طواف' دخول' منی تینوں جمروں پر کنکریاں مارنے کے لیے' شب براۃ' شب قدر' عرفہ کی رات' مجلس میلاد شریف اور دیگر مجالس خیر کی حاضری کے لیے' مردہ نہلانے کے بعد' مجنون کو جنون جانے کے بعد' غشی سے افاقہ کے بعد' نشہ جاتے رہنے کے بعد' گناہ سے توبہ کرنے کے لیے' نیا کپڑا پہننے کے لیے' سفر سے واپسی کے بعد' استحاضہ بند ہونے کے بعد' نماز کسوف' خسوف' استسقاء خوف' تاریکی اور سخت آندھی کے لیے' بدن پر نجاست لگی ہو اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس جگہ ہے۔ ان سب صورتوں میں غسل کرنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت)

نوٹ: (۱) گھٹنا کھول کر لوگوں کے سامنے نہانا سخت گناہ اور حرام ہے۔

(۲) نجس کپڑا پہن کر غسل نہ کریں اور اگر دوسرا پاک کپڑا نہ ہو تو اسی کو پاک کر لیں۔

تیمّم کا بیان

سوال: تیمّم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: تیمّم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اوّل دل میں نیت کرے پھر دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے زمین پر مارے اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لے پھر اس سے سارے منہ کا مسح کرے پھر دوبارہ دونوں ہاتھ زمین پر مار کر داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے اور بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے کہنیوں سمیت ملے۔ (بہار شریعت)

سوال: زبان سے تیمّم کی نیت کرتے وقت کیا کہے؟

جواب: یوں کہے: نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ تَقَرُّبًا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی۔

سوال: تیمّم کا یہ طریقہ وضو کے لیے ہے یا غسل کے لیے؟

جواب: تیمّم کا یہی طریقہ وضو اور غسل دونوں کے لیے ہے۔

سوال: اگر وضو اور غسل دونوں کا تیمّم کرنا ہو تو ہر ایک کے لیے الگ الگ تیمّم کرنا پڑے گا یا ایک ہی تیمّم دونوں کے لیے کافی ہے؟

جواب: دونوں کے لیے ایک ہی تیمّم کافی ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: تیمّم میں کتنی باتیں فرض ہیں؟

جواب: تیمّم میں تین باتیں فرض ہیں۔ نیت کرنا، پورے منہ پر ہاتھ پھیرنا، دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔ اگر انگوٹھی پہنے ہو تو اس کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے اور عورت اگر چوڑی یا زیور پہنے ہو تو اسے ہٹا کر اس حصہ پر ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔

سوال: کن چیزوں سے تیمّم کرنا جائز ہے؟

جواب: پاک مٹی، پتھر، ریت، ملتانی مٹی، گیرو، کچی یا پکی اینٹ، مٹی اور اینٹ، پتھر یا چونا کی دیوار سے تیمّم کرنا جائز ہے۔ (بہار شریعت وغیرہ)

سوال: کن چیزوں سے تیمّم کرنا جائز نہیں؟

جواب: سونا، چاندی، تانبا، پیتل، لوہا، لکڑی، المونیم، جستہ، کپڑا، راکھ اور ہر قسم کے

غلہ سے تیمم کرنا جائز نہیں یعنی جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی ہیں ان چیزوں سے تیمم کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر ان پر گرد ہو تو اس گرد سے تیمم کرنا جائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال: تیمم کرنا کب جائز ہے؟

جواب: جب پانی پر قدرت نہ ہو تو تیمم کرنا جائز ہے۔

سوال: پانی پر قدرت نہ ہونے کی کیا صورت ہے؟

جواب: پانی پر قدرت نہ ہونے کی یہ صورت ہے کہ ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہو جانے کا صحیح اندیشہ ہو یا ایسے مقام پر موجود ہو کہ وہاں چاروں طرف ڈیڑھ ڈیڑھ کلومیٹر تک پانی کا پتہ نہ ہو یا اتنی سردی ہو کہ پانی کے استعمال سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو یا کنواں موجود ہے مگر ڈول رسی نہیں پاتا ہے۔ ان کے علاوہ پانی پر قدرت نہ ہونے کی اور بھی صورتیں ہیں جو بہار شریعت وغیرہ بڑی کتابوں سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

سوال: اگر غسل کی حاجت ہو اور ایسے وقت میں سو کر اٹھے کہ صرف وضو کر کے نماز پڑھ سکتا ہے تو کیا کرے؟

جواب: جسم پر نجاست لگی ہو تو اسے دھو کر غسل کا تیمم کرے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے پھر غسل کے بعد نماز دوبارہ پڑھے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: کن چیزوں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ علاوہ ان کے پانی پر قدرت ہو جانے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

اِستنجا کا بیان

سوال: استنجا کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پیشاب کے بعد اِستنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پاک مٹی، کنکر یا پھٹے

پرانے کپڑے سے پیشاب سکھائے پھر پانی سے دھو ڈالے' اور پاخانہ کے بعد اِستنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مٹی' کنکر یا پتھر کے تین' پانچ یا سات ٹکڑوں سے پاخانہ کی جگہ صاف کرلے پھر پانی سے دھو ڈالے۔ (بہار شریعت)

سوال: اِستنجا کا ڈھیلا اور پانی کس ہاتھ سے استعمال کرنا چاہیے؟

جواب: بائیں ہاتھ سے۔

سوال: کن چیزوں سے استنجا کرنا منع ہے؟

جواب: کسی قسم کا کھانا' ہڈی' گوبر' لید' کوئلہ اور جانور کا چارہ۔ ان سب چیزوں سے استنجا کرنا منع ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: کن جگہوں پر پیشاب یا پاخانہ کرنا منع ہے؟

جواب: کنویں یا حوض یا چشمہ کے کنارے' پانی میں اگرچہ بہتا ہوا ہو' گھاٹ پر' پھل دار درخت کے نیچے' ایسے کھیت میں کہ جس میں کھیتی موجود ہو' سایہ میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں' مسجد یا عیدگاہ کے پہلو میں' قبرستان یا راستہ میں' جس جگہ جانور بندھے ہوں اور جہاں وضو یا غسل کیا جاتا ہو ان سب جگہوں میں پاخانہ یا پیشاب کرنا منع ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت منہ کس طرف ہونا چاہیے؟

جواب: پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے ہمارے ملک میں اُتر یا دکھن کی جانب منہ کرنا چاہئے۔ (بخاری شریف)

پانی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

سوال: کن پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے؟

جواب: برسات کا پانی' ندی نالے چشمے سمندر دریا اور کنویں کا پانی' پگھلی ہوئی برف یا اولے کا پانی' تالاب یا بڑے حوض کا پانی ان سب پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

سوال: کن پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں؟

جواب: پھل دار درختوں کا نچوڑا ہوا پانی یا وہ پانی کہ جس میں کوئی پاک چیز مل گئی اور نام بدل گیا جیسے شربت' شوربا' چائے' وغیرہ یا بڑے حوض اور تالاب کا ایسا پانی کہ جس کا رنگ یا بو یا مزہ کسی ناپاک چیز کے مل جانے سے بدل گیا اور چھوٹے حوض یا گھڑے کا وہ پانی کہ جس میں کوئی ناپاک چیز گر گئی ہو یا ایسا جانور مر گیا ہو کہ جس میں بہتا ہوا خون ہو اگرچہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلا ہو اور وہ پانی کہ جو وضو یا غسل کا دھوون ہے۔ ان سب پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال: کیا وضو اور غسل کے پانی میں کچھ فرق ہے؟

جواب: نہیں' جن پانیوں سے وضو جائز ہے ان سے غسل بھی جائز ہے اور جن پانیوں سے وضو نا جائز ہے غسل بھی نہ جائز ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا پاک ہے؟

جواب: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا جھوٹا پاک ہے جیسے گائے' بھینس' بکری' کبوتر اور فاختہ وغیرہ۔ (عالمگیری)

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے؟

جواب: گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی' چوہا' سانپ' چھپکلی اور اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا' باز' بہری' چیل' اور کوا وغیرہ۔ اور وہ مرغی جو چھوٹی پھرتی ہو اور نجاست پر منہ ڈالتی ہو اور وہ گائے جس کی عادت غلیظ کھانے کی ہو ان سب کا جھوٹا مکروہ ہے۔ (عالمگیری بہار شریعت)

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا ناپاک ہے؟

جواب: سور' کتا' شیر' چیتا' بھیڑیا' ہاتھی' گیدڑ اور دوسرے شکاری چوپائے کا جھوٹا ناپاک ہے۔ (بہار شریعت' عالمگیری)

کنویں کا بیان

سوال: کنواں کیسے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب: کنویں میں آدمی، بیل، بھینس یا بکری گر کر مر جائے یا کسی قسم کی کوئی ناپاک چیز گر جائے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کنویں میں اگر کوئی جانور گر جائے اور زندہ نکال لیا جائے تو کنواں ناپاک ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی ایسا جانور گر گیا کہ اس کا جھوٹا ناپاک ہے جیسے کتا اور گیدڑ وغیرہ تو کنواں ناپاک ہو جائے گا۔ اور وہ جانور گرا جس کا جھوٹا ناپاک نہیں جیسے گائے اور بکری وغیرہ اور ان کے بدن پر نجاست بھی نہ لگی ہو تو گر کر زندہ نکل آنے کی صورت میں جب تک ان کے پاخانہ یا پیشاب کر دینے کا یقین نہ ہو کنواں ناپاک نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کنواں اگر ناپاک ہو جائے تو کتنا پانی نکالا جائے گا؟

جواب: اگر کنویں میں نجاست پڑ جائے یا آدمی، بیل، بھینس، بکری یا اتنا ہی بڑا کوئی دوسرا جانور گر کر مر جائے یا دو بلیاں مر جائیں یا مرغی اور بطخ کی بیٹ گر جائے یا مرغا، مرغی، بلی، چوہا، چھپکلی یا اور کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنویں میں مر کر پھول جائے یا پھٹ جائے یا ایسا جانور گر جائے کہ جس کا جھوٹا ناپاک ہے اگرچہ زندہ نکل آئے جیسے سور اور کتا وغیرہ تو ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے گا۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت)

سوال: اگر چوہا بلی کنویں میں گر کر مر جائے اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لی جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چوہا، چھچھوندر، گوریا، چڑیا، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنویں میں گر کر مر جائے اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لیا جائے تو بیس ڈول سے تیس ڈول تک پانی نکالا جائے گا اور اگر بلی، کبوتر، مرغی یا اتنا ہی بڑا کوئی دوسرا جانور کنویں میں گر کر مر جائے اور پھولے پھٹے نہیں تو چالیس ڈول سے ساٹھ ڈول تک پانی نکالا جائے گا (بہارِ شریعت)

سوال: ڈول کتنا بڑا ہونا چاہیے؟

جواب: جو ڈول کنویں پر پڑا رہتا ہے وہی ڈول معتبر ہے اور اگر کوئی ڈول خاص

نہ ہو تو ایسا ڈول ہونا چاہئے کہ جس میں ایک صاع یعنی تقریباً سوا پانچ کلو پانی آ جائے۔

سوال: کنویں کا پانی پاک ہو جانے کے بعد کنویں کی دیوار اور ڈول رسی کو بھی پاک کرنا پڑے گا یا نہیں؟

جواب: کنویں کی دیوار اور ڈول رسی کو نہیں پاک کرنا پڑے گا۔ پانی پاک ہونے کے ساتھ یہ سب چیزیں بھی پاک ہو جائیں گی۔ (بہار شریعت)

نجاست کا بیان

سوال: نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاست حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں۔ نجاست غلیظ' نجاست خفیفہ۔

سوال: نجاست غلیظ کیا چیز ہے؟

جواب: انسان کے بدن سے ایسی چیز نکلے کہ اس سے وضو یا غسل واجب ہو جاتا ہو تو وہ نجاست غلیظ ہے جیسے پاخانہ' پیشاب' بہتا خون' پیپ' منہ بھر قے اور دکھتی آنکھ کا پانی وغیرہ۔ اور حرام چوپائے جیسے کتا' شیر' لومڑی' بلی' چوہا' گدھا' خچر' ہاتھی اور سور وغیرہ کا پاخانہ پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے' بھینس کا گوبر' بکری اور اونٹ درندے چوپایوں کا لعاب یہ سب نجاست غلیظ ہیں۔ اور دودھ پیتا لڑکا ہو یا لڑکی ان کا پیشاب بھی نجاست غلیظہ ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: نجاست خفیفہ کیا چیز ہے؟

جواب: جن جانوروں کا گوشت حلال ہے جیسے گائے' بیل' بھینس' بکری اور بھیڑ وغیرہ ان کا پیشاب نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرندے کا گوشت حرام ہو جیسے کوا' چیل' شکرا' باز اور بہری وغیرہ کی بیٹ یہ سب نجاست خفیفہ ہیں۔

سوال: اگر نجاست غلیظہ بدن یا کپڑے پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نجاست غلیظہ ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے کہ بغیر پاک کیے نماز پڑھ لی تو نماز ہو گی ہی نہیں۔ اور اگر نجاست غلیظہ ایک درہم سے

برابر لگ جائے تو اس کا پاک کرنا واجب ہے کہ بغیر پاک کیے پڑھ لی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اور اگر نجاست غلیظہ ایک درہم سے کم لگی ہے تو اس کا پاک کرنا سنت ہے کہ بغیر پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگئی مگر خلافِ سنت ہوئی ایسی نماز کا دوبارہ پڑھنا بہتر ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: اگر نجاست خفیفہ لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن کے جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم ہے یا آستین میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم میں لگی ہے یا ہاتھ کی چوتھائی سے کم میں لگی ہے تو معاف ہے اور اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو تو بغیر دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت)

سوال: اگر کپڑے میں نجاست لگ جائے تو کتنی بار دھونے سے پاک ہوگا؟

جواب: نجاست اگر دلدار ہے جیسے پاخانہ اور گوبر وغیرہ تو اس کے دھونے میں کوئی گنتی مقرر نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ بار دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا بہتر ہے۔ اور اگر نجاست پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ قوت کے ساتھ نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔ (درمختار، بہار شریعت وغیرہ)

حیض نفاس اور جنابت کا بیان

سوال: حیض اور نفاس کسے کہتے ہیں؟

جواب: بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو تو اسے حیض کہتے ہیں۔ اس کی مدت کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ اس سے کم یا زیادہ ہو تو بیماری یعنی استحاضہ ہے۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔ نفاس میں کمی کی

جانب کوئی مدت مقرر نہیں اور زیادہ سے زیادہ اس کا زمانہ چالیس دن ہے۔ چالیس دن کے بعد جو خون آئے وہ استحاضہ ہے۔

سوال: حیض ونفاس کا کیا حکم ہے؟

جواب: حیض ونفاس کی حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں مگر روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے اور حیض ونفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا حرام ہے خواہ دیکھ کر پڑھے یا زبانی۔ اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔ ہاں جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال: جسے احتلام ہوا اور ایسے مرد وعورت کے جن پر غسل فرض ہے ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے لوگوں کو غسل کیے بغیر نماز پڑھنا' قرآن مجید دیکھ کر یا زبانی پڑھنا' اس کا چھونا اور مسجد میں جانا سب حرام ہے۔ (جوہرہ نیرہ بہار شریعت)

سوال: کیا جس پر غسل فرض ہو وہ مسجد میں نہیں جا سکتا؟

جواب: جس پر غسل فرض ہو اُسے مسجد کے اس حصہ میں جانا حرام ہے کہ جو داخل مسجد ہے یعنی نماز کے لیے بنایا گیا ہے اور وہ حصہ کہ جو فنائے مسجد ہے یعنی استنجا خانہ' غسل خانہ اور وضو گاہ وغیرہ تو اس جگہ جانے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ان میں جانے کا راستہ داخل مسجد سے ہو کر نہ گزرتا ہو۔

سوال: ایسے مرد وعورت کہ جن پر غسل فرض ہے وہ قرآن کی تعلیم دے سکتے ہیں یا نہیں۔

جواب: ایسے لوگ ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھا سکتے ہیں اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت وغیرہ)

سوال: بے وضو قرآن شریف چھونا اور پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بے وضو قرآن شریف چھونا حرام ہے بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو

کوئی حرج نہیں۔

سوال: بے وضو پارہ عم یا کسی دوسرے پارہ کا چھونا کیسا ہے؟

جواب: بے وضو پارہ عم یا کسی دوسرے پارہ کا چھونا بھی حرام ہے۔

نماز کے وقتوں کا بیان

سوال: دن ورات میں کل کتنی نمازیں فرض ہیں؟

جواب: دن ورات میں کل پانچ نمازیں فرض ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔

سوال: فجر کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: اجالا ہونے سے فجر کا وقت شروع ہوتا ہے اور سورج نکلنے سے پہلے تک رہتا ہے لیکن خوب اجالا ہونے پر پڑھنا مستحب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

سوال: ظہر کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت کسی چیز کا جتنا سایہ ہوتا ہے اس کے علاوہ اسی چیز کا دوگنا سایہ ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ مگر چھوٹے دنوں میں اوّل وقت اور بڑے دنوں آخر وقت پڑھنا مستحب ہے۔ (عالمگیری، بہار شریعت)

سوال: عصر کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: ظہر کا وقت ختم ہو جانے سے عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تک رہتا ہے۔ مگر عصر میں تاخیر ہمیشہ مستحب ہے لیکن نہ اتنی تاخیر کہ سورج کی ٹکیہ میں زردی آجائے۔ (درمختار، بہار شریعت)

سوال: مغرب کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: مغرب کا وقت سورج ڈوبنے کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے۔ اور اتر دکھن پھیلی ہوئی سفیدی کے غائب ہونے سے پہلے تک رہتا ہے مگر اوّل وقت پڑھنا

مستحب ہے اور تاخیر مکروہ۔(عالمگیری' بہار شریعت)

سوال: عشاء کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: عشاء کا وقت اتر دکھن پھیلی ہوئی سفیدی کے غائب ہونے سے شروع ہوتا ہے اور صبح اجالا ہونے سے پہلے تک رہتا ہے لیکن تہائی رات تک تاخیر مستحب اور آدھی رات تک مباح اور آدھی رات کے بعد مکروہ کہ باعث تقلیل جماعت ہے۔

مکروہ وقتوں کا بیان

سوال: کیا رات اور دن میں کچھ وقت ایسے بھی ہیں جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب: جی ہاں سورج نکلنے کے وقت' سورج ڈوبنے کے وقت اور دوپہر کے وقت کسی قسم کی کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں ہاں اگر اس روز عصر کی نماز نہیں پڑھی ہے تو سورج ڈوبنے کے وقت پڑھ لے مگر اتنی دیر کرنا سخت گناہ ہے۔(بہار شریعت)

سوال: سورج نکلنے کے وقت کتنی دیر نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب: جب سورج کا کنارا ظاہر ہو اس وقت سے لے کر تقریباً بیس منٹ تک نماز پڑھنا جائز نہیں۔(فتاویٰ رضویہ' بہار شریعت)

سوال: سورج ڈوبنے کے وقت کب تک نماز پڑھنا نا جائز ہے؟

جواب: جب سورج پر نظر ٹھہرنے لگے اس وقت سے لے کر ڈوبنے تک نماز پڑھنا جائز ہے اور یہ وقت بھی تقریباً بیس منٹ ہے(فتاویٰ رضویہ)

سوال: دوپہر کے وقت کب سے کب تک نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب: ٹھیک دوپہر کے وقت تقریباً چالیس پچاس منٹ تک نماز پڑھنا جائز نہیں۔(فتاویٰ رضویہ)

سوال: مکروہ وقت میں نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر مکروہ وقت میں جنازہ لایا گیا تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں۔

کراہت اس صورت میں ہے کہ پہلے سے جنازہ تیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آ گیا۔ (بہار شریعت عالمگیری)

سوال: ان مکروہ وقتوں میں قرآن شریف پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ان مکروہ وقتوں میں قرآن شریف نہ پڑھے تو بہتر ہے اور پڑھے تو کوئی حرج نہیں (انوار الحدیث)

اذان واقامت کا بیان

سوال: اذان کہنا فرض ہے یا سنت؟

جواب: فرض نمازوں کو جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنے کے لیے اذان کہنا سنت مؤکدہ ہے مگر اس کا حکم مثل واجب کے ہے۔ یعنی اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے سب لوگ گناہ گار ہوں گے۔ (فتاویٰ قاضی خاں درمختار ردالمحتار)

سوال: اذان کس وقت کہنی چاہیے؟

جواب: جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنی چاہیے۔ وقت سے پہلے جائز نہیں اگر وقت سے پہلے کہی گئی تو وقت ہونے پر لوٹائی جائے۔

سوال: فرض نمازوں کے علاوہ اور بھی کسی وقت اذان کہی جاتی ہے؟

جواب: ہاں، بچے اور مغموم کے کان میں، مرگی والے، غضبناک اور بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں، سخت لڑائی اور آگ لگنے کے وقت، میت کو دفن کرنے کے بعد، جن کی سرکشی کے وقت اور جنگل میں راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو تو ان صورتوں میں اذان کہنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت، شامی جلد اول صفحہ ۲۵۸)

سوال: اذان کا بہتر طریقہ کیا ہے؟

جواب: مسجد کے صحن سے باہر کسی بلند جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور کلمہ کی دونوں انگلیوں کو کانوں میں ڈال کر بلند آواز سے اذان کے کلمات کو ٹھہر ٹھہر کر کہے جلدی نہ کرے اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتے وقت دائیں جانب اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

کہتے وقت بائیں جانب منہ پھیرے۔

سوال: اذان کے جواب کا کیا مسئلہ ہے؟

جواب: اذان کے جواب کا مسئلہ یہ ہے کہ اذان کہنے والا جو کلمہ کہے تو سننے والا بھی وہی کلمہ کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے اور فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَّقْتَ وَ بَرَرْتَ وَ بِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔

(درمختار، ردالمختار، عالمگیری، بہارشریعت)

سوال: خطبہ کی اذان کا جواب دینا کیسا ہے؟

جواب: خطبہ کی اذان کا زبان سے جواب دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔

سوال: تکبیر یعنی اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب: اقامت کہنا بھی سنت مؤکدہ ہے اس کی تاکید اذان سے زیادہ ہے۔

سوال: کیا اذان کہنے والا ہی اقامت کہے دوسرا نہ کہے؟

جواب: ہاں! اذان کہنے والا ہی اقامت کہے۔ اس کی اجازت کے بغیر دوسرا نہ کہے اگر بغیر اجازت دوسرے نے کہی اور اذان دینے والے کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔

(عالمگیری، بہارشریعت)

سوال: اقامت کے وقت لوگوں کا کھڑا رہنا کیسا ہے؟

جواب: اقامت کے وقت لوگوں کا کھڑا رہنا مکروہ و منع ہے۔ لہٰذا اس وقت بیٹھے رہیں۔ پھر جب تکبیر کہنے والا حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے تو اٹھیں۔

(فتاویٰ عالمگیری، درمختار، شامی، طحاوی وغیرہ)

سوال: اذان و اقامت کے درمیان صلاۃ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: صلاۃ پڑھنا یعنی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہنا جائز و مستحسن ہے۔ اس صلاۃ کا نام اصطلاح شرع میں تثویب ہے اور تثویب نماز مغرب کے علاوہ باقی نمازوں کے لیے مستحسن ہے۔ (عالمگیری)

تنبیہ: (۱) جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔ (بہارِ شریعت بحوالہ فتاویٰ رضویہ)

(۲) جب اذان ختم ہو جائے تو مؤذن اور اذان سننے والے درود شریف پڑھیں پھر یہ دُعا پڑھیں۔

اذان کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔

نمبر۳: جب مؤذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے تو سننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اور کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ (بہارِ شریعت' شامی)

تعدادِ رکعات اور نیت کا بیان

سوال: فجر کے وقت کتنی رکعات نماز پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: کل چار رکعات' پہلے دو رکعت سنت پھر دو رکعت فرض۔

سوال: دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت فجر کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: دو رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز فرض فجر کی اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے") منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: ظہر کے وقت کل کتنی رکعات نماز پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: بارہ رکعات، پہلے چار رکعات سنت پھر چار رکعات فرض پھر دو رکعت سنت پھر دو رکعت نفل۔

سوال: چار رکعات سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعات نماز سنت ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: پھر چار رکعات فرض کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعات نماز فرض ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: اور دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت سنت ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: عصر کے وقت کل کتنی رکعات نماز پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: آٹھ رکعات، پہلے چار رکعات سنت پھر چار رکعات فرض۔

سوال: چار رکعات سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعات نماز سنت عصر کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: پھر چار رکعات فرض کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعات نماز فرض عصر کی اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: مغرب کے وقت کل کتنی رکعات نماز پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: سات رکعات' پہلے تین رکعات فرض پھر دو رکعت سنت پھر دو رکعت نفل۔

سوال: تین رکعات فرض کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے تین رکعات نماز فرض مغرب کی اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے") منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اللہ اکبر۔

سوال: اور دو رکعت سنت کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت مغرب کی اللہ تعالیٰ کے لیے (سنت رسول اللہ کی) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نفل اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال: عشاء کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: سترہ رکعات' پہلے چار رکعات سنت' پھر چار رکعات فرض' پھر دو رکعت سنت پھر دو رکعت نفل' اس کے بعد تین رکعات وتر واجب پھر دو رکعات نفل۔

سوال: چار رکعات سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعات نماز سنت عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: پھر چار رکعات فرض کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعات نماز فرض عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: پھر دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت

رسول اللہ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: پھر وتر کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے تین رکعات نماز واجب وتر کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اللہ اکبر۔

سوال: اگر نیت کے الفاظ بھول کر کچھ کے کچھ زبان سے نکل گئے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نیت دل کے پکے ارادہ کو کہتے ہیں یعنی نیت میں زبان کا اعتبار نہیں تو اگر دل میں مثلاً ظہر کا ارادہ کیا اور زبان سے لفظ عصر نکل گیا تو ظہر کی نماز ہو جائے گی۔
(درمختار، ردالمختار، بہار شریعت)

سوال: قضا نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: جس روز اور جس وقت کی نماز قضا ہو اس روز اس وقت کی نیت قضا میں ضروری ہے مثلاً اگر جمعہ کے روز فجر کی نماز قضا ہو گئی تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت نماز قضا جمعہ کے فجر فرض کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: اگر کئی سال کی نمازیں قضا ہوں تو نیت کیسے کرے؟

جواب: ایسی صورت میں جو نماز مثلاً ظہر کی قضا پڑھنی ہے تو اس طرح نیت کرے نیت کی میں نے چار رکعات نماز قضا جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں سے پہلے ظہر فرض

کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔ اسی پر دوسری قضا نمازوں کی نیتوں کو قیاس کرنا چاہئے۔

سوال: پانچ وقت کی نمازوں میں کل کتنی رکعات قضا پڑھی جائیں گی؟

جواب: بیس رکعات' دو رکعات' فجر چار رکعات' ظہر' چار رکعات' عصر تین رکعات' مغرب چار رکعات' عشاء اور تین رکعات وتر' خلاصہ یہ کہ فرض اور وتر کی قضا ہے سنت نمازوں کی قضا نہیں۔

سوال: پانچوں وقت کی ادا نمازوں میں کچھ کمی ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: فجر کی نماز میں کمی نہیں ہوسکتی۔ البتہ اگر ظہر میں صرف چار رکعات سنت' چار رکعات فرض اور دو رکعت سنت یعنی کل دس رکعات پڑھے اور عصر میں صرف چار کعات فرض ادا کرے' اور مغرب میں تین رکعات فرض اور دو رکعت سنت یعنی کل پانچ رکعات پڑھے' اور عشاء میں صرف چار رکعات فرض' دو رکعات سنت پھر تین رکعاتْ وتر یعنی کل نو رکعات ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے کوئی حرج نہیں۔

نماز پڑھنے کا طریقے

سوال: نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں اس حال میں کہ ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں پھر نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لا کر ناف کے نیچے باندھ لے اور ثنا پڑھے۔

سوال: سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

پاک ہے تو اے اللہ! اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

جواب: پھر تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پھر تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر الحمد پڑھے آمین آہستہ کہے اس کے بعد کوئی سورۃ یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت جو کہ چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو۔ اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑ لے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں' انگلیاں خوب پھیلی ہوں' پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہے پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور اکیلے نماز پڑھتا ہو تو اس کے بعد رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ناک پھر پیشانی رکھے اس طرح کہ پیشانی اور ناک کی ہڈی زمین پر جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے ہوں۔ اور ہتھیلیاں بچھی ہوں انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہے پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور پہلے کی طرح سجدہ کر کے پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے اب صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر قراءت شروع کرے پھر پہلے کی طرح رکوع سجدہ کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

تمام تحیتیں' نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام اللہ کی رحمت نازل ہو اور برکتیں' سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں

کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تشہد پڑھتے ہوئے جب کلمہ لا کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو ہلائے نہیں۔ اور کلمہ اِلّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے۔ اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا ضروری نہیں اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اس میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے اے اللہ! برکت نازل فرما ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

پھر دعائے ماثورہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے اللہ تو بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو جو پیدا ہوا اور تمام مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو زندہ ہوں اور جو مر گئے بیشک تو دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اپنی رحمت کے صدقہ میں۔ اے تمام رحم

کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔
یا کوئی اور دوسری دعائے ماثورہ پڑھے۔اس کے بعد داہنے مونڈھے کی طرف منہ کر کے السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہے پھر بائیں طرف اب نماز پوری ہوگئی۔
سلام پھیر کر امام دائیں یا بائیں طرف منہ کر لے اس لیے کہ سلام کے بعد مقتدیوں کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنا مکروہ ہے۔(فتاویٰ رضویہ)

نماز کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَالسَّلَامِ وَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔

اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹتی ہے تو زندہ رکھ ہم کو اے ہمارے پروردگار! سلامتی کے ساتھ اور داخل کر ہم کو سلامتی کے گھر میں برکت والا ہے تو اے ہمارے پروردگار! اور بلند ہے تو اے جلال و بزرگی والے۔

عورتوں کے لیے نماز کے مخصوص مسائل

عورتیں تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائیں بلکہ مونڈھے تک اٹھائیں ہاتھ ناف کے نیچے نہ باندھیں بلکہ بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پیٹھ پر داہنی ہتھیلی رکھیں، رکوع میں زیادہ نہ جھکیں بلکہ تھوڑا جھکیں یعنی صرف اس قدر جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے پیٹھ سیدھی نہ کریں اور گھٹنوں پر زور نہ دیں بلکہ محض ہاتھ رکھ دیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھیں اور پاؤں کچھ جھکا ہوا رکھیں مردوں طرح خوب سیدھا نہ کر دیں۔عورتیں سمٹ کر سجدہ کریں یعنی بازو کروٹوں سے ملا دیں اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے اور قعدہ میں بائیں قدم پر نہ بیٹھیں بلکہ

دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دیں اور بائیں سرین پر بیٹھیں۔عورتیں بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھیں۔فرض اور واجب جتنی نمازیں بغیر عذر بیٹھ کر پڑھ چکی ہیں ان کی قضا کریں اور توبہ کریں۔عورت مرد کی امامت ہرگز نہیں کرسکتی اور صرف عورتیں جماعت کریں یہ مکروہ تحریمی اور ناجائزہ ہے۔عورتوں پر جمعہ عیدین کی نماز واجب نہیں۔

نماز کی شرطیں

سوال: نماز کی شرطیں کتنی ہیں؟

جواب: نماز کی شرطیں چھ ہیں جن کے بغیر نماز سرے سے ہوتی ہی نہیں۔

(۱) طہارت یعنی نمازی کے بدن' کپڑے اور اس جگہ کا پاک ہونا کہ جس پر نماز پڑھے۔

(۲) ستر عورت یعنی مرد کو ناف سے گھٹنے تک چھپانا اور عورت کو سوائے چہرہ ہتھیلی اور قدم کے پورا بدن چھپانا' عورت اگر اتنا باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھے کہ جس سے بال کی سیاہی چمکے تو نماز نہ ہوگی جب تک کہ اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے کہ جس سے بال کا رنگ چھپ جائے۔(عالمگیری)

(۳) استقبال قبلہ یعنی نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا' اگر قبلہ کی سمت میں شبہہ ہو تو کسی سے دریافت کرے' اگر کوئی دوسرا موجود نہ ہو تو غور و فکر کے بعد جدھر دل جمے اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے۔ پھر اگر بعد نماز معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری سمت تھا تو کوئی حرج نہیں نماز ہوگئی۔(درمختار' بہار شریعت)

(۴) وقت' لہٰذا وقت سے پہلے نماز پڑھی تو نہ ہوئی جس کا بیان تفصیل کے ساتھ پہلے گزر چکا۔

۔ نیت' یعنی دل کے پکے ارادہ کے ساتھ نماز پڑھنا ضروری ہے اور زبان سے نیت کے الفاظ کہہ لینا مستحب ہے اس میں عربی کی تخصیص نہیں اردو وغیرہ میں بھی ہوسکتی ہے۔ اور یوں کہے ''نیت کی میں نے۔اور نیت کرتا ہوں میں نہ کہے۔(درمختار' بہار شریعت)

(۶) تکبیر تحریمہ یعنی نماز کے شروع میں اللہ اکبر کہنا شرط ہے۔

اصطلاحات شرعیہ کا بیان

سوال: فرض اور واجب کسے کہتے ہیں؟

جواب: فرض وہ فعل ہے کہ اس کو جان بوجھ کر چھوڑنا سخت گناہ اور جس عبادت کے اندر وہ ہو بغیر اس کے وہ عبادت درست نہ ہو۔ اور واجب وہ فعل ہے کہ اس کو جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور نماز میں قصداً چھوڑنے سے نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری اور بھول کر چھوٹ جائے تو سجدہ سہو لازم۔

سوال: سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: سنت مؤکدہ وہ فعل ہے کہ جس کا چھوڑنا برا اور کرنا ثواب ہے اور اتفاقاً چھوڑنے پر عتاب اور چھوڑنے کی عادت کر لینے پر مستحق عذاب۔ اور سنت غیر مؤکدہ وہ فعل ہے کہ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادتاً ہو عتاب نہیں مگر شرعاً ناپسند ہو۔

سوال: مستحب اور مباح کسے کہتے ہیں؟

جواب: مستحب وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر کچھ گناہ نہیں۔ اور مباح وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا اور نہ کرنا برابر ہو۔

سوال: حرام اور مکروہ تحریمی کسے کہتے ہیں؟

جواب: حرام وہ فعل ہے کہ جس کا ایک بار بھی جان بوجھ کر کرنا سخت گناہ ہے اور اس سے بچنا فرض اور ثواب ہے...... اور مکروہ تحریمی وہ فعل ہے کہ جس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے۔

سوال: مکروہ تنزیہی اور خلاف اولیٰ کسے کہتے ہیں۔

جواب: مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا شریعت کو پسند نہ ہو اور اس سے بچنا بہتر اور ثواب ہو...... اور خلاف اولیٰ وہ فعل ہے جس کا نہ کرنا بہتر اور کرنے میں کوئی مضائقہ اور عتاب نہیں۔

نماز کے فرائض

سوال: نماز میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب: نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں۔ قیام قرأت' رکوع' سجدہ' قعدہ' اخیرہ' خروج بصنعہ۔

سوال: قیام فرض ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا ضروری ہے تو اگر کسی نے بغیر عذر بیٹھ کر نماز پڑھی تو نہ ہوئی۔ خواہ عورت ہو یا مرد۔ ہاں نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: قرأت فرض ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر سنت اور نفل کی ہر رکعتوں میں قرآن شریف پڑھنا ضروری ہے تو اگر کسی نے ان میں قرآن نہ پڑھا تو نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت)

سوال: قرآن مجید آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ کیا ہے؟

جواب: آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ خود سنے اگر اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود نہ سنا تو نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری' بہار شریعت)

سوال: رکوع کا ادنیٰ درجہ کیا ہے؟

جواب: رکوع کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ ہاتھ گھٹنے تک پہنچ جائے اور پورا رکوع یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے اور سر پیٹھ کے برابر رکھے اونچا نیچا نہ رکھے۔

سوال: سجدہ کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: پیشانی زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا شرط ہے یعنی کم سے کم پاؤں کی ایک انگلی کو موڑ کر قبلہ رخ کرنا ضروری ہے تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی بلکہ

صرف انگلیوں کی نوک زمین سے لگی جب بھی نماز نہ ہوئی۔ (بہارشریعت)

سوال: کتنی انگلیوں کا پیٹ زمین سے لگنا واجب ہے؟

جواب: دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین سے لگنا واجب ہے۔

سوال: قعدۂ اخیرہ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد التحیات و رسولہ' تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے۔ (بہارشریعت)

سوال: خروج بصنعہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: قعدۂ اخیرہ کے بعد نماز کو توڑ دینے والا کوئی کام قصداً کرنے کو خروج بصنعہ کہتے ہیں لیکن سلام کے علاوہ کوئی دوسرا نماز کو توڑ دینے والا کام قصداً پایا گیا تو نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (بہارشریعت)

نماز کے واجبات

سوال: نماز میں جو چیزیں واجب ہیں انہیں بتایئے؟

جواب: نماز میں یہ چیزیں واجب ہیں۔ تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا' الحمد پڑھنا' فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور سنت' نفل اور وتر کی ہر رکعت میں الحمد کے ساتھ سورت یا تین چھوٹی آیات ملانا' فرض نماز میں دو پہلی رکعتوں میں قرأت کے بعد متصلاً رکوع کرنا' سجدہ میں دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا' دونوں سجدوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہونا' تعدیل ارکان' قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا' جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا' قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد کچھ نہ پڑھنا' ہر قعدہ میں پورا تشہد پڑھنا' لفظ سلام دوبار کہنا' وتر میں دعائے قنوت پڑھنا' تکبیر قنوت' عیدین کی چھ تکبیریں' عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور اس تکبیر کے لیے لفظ اللہ اکبر کہنا' ہر جہری نماز میں امام کو جہر سے قرأت کرنا اور غیر جہری میں آہستہ' ہر واجب اور فرض کا اس کی جگہ پر ہونا' رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا اور سجود کا دو ہی

بار ہونا' دوسری سے پہلے قعدہ نہ کرنا اور چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا' آیت سجدہ پڑھی تو سجدۂ تلاوت کرنا اور سہو ہو تو سجدۂ سہو کرنا' دو فرض یا دو واجب یا واجب فرض کے درمیان تین تسبیح کی مقدار وقفہ نہ ہونا۔ امام جب قرأت کرے مقتدی کا خاموش رہنا اور سوا قرأت تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔

نماز کی سنتیں

سوال: نماز کی سنتیں بیان فرمایئے؟

جواب: نماز کی سنتیں یہ ہیں۔ تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا اور ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا' بوقت تکبیر سر نہ جھکانا اور ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رو ہونا' تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا اسی طرح تکبیر قنوت و تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہنا' عورت کو صرف مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا' امام کا اَللّٰہُ اَکْبَرُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور سلام بلند آواز سے کہنا' بعد تکبیر ہاتھ لٹکائے بغیر فوراً باندھ لینا' ثنا' تعوذ' تسمیہ' پڑھنا اور آمین کہنا اور ان سب کا آہستہ ہونا پہلے ثنا پڑھنا پھر تعوذ پھر اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھنا۔ رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہنا اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑنا اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا' عورت کو گھٹنے پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں کشادہ نہ رکھنا' حالت رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھنا' رکوع سے اٹھنے پر ہاتھ لٹکا ہوا چھوڑ دینا' رکوع سے اٹھنے میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا' مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا' سجدہ کے لیے اور سجدہ سے اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا' سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا' سجدہ کرنے کے لیے پہلے گھٹنا پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی زمین پر رکھنا اور سجدہ سے اٹھنے کے لیے پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنا زمین سے اٹھانا' سجدہ میں بازو کروٹوں سے اور پیٹ رانوں سے الگ ہونا' اور کتے کی طرح کلائیاں زمین پر نہ بچھانا' عورت کا بازو کروٹوں سے پیٹ ران سے ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دینا' دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے

بیٹھنا اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا' سجدوں میں ہاتھوں کی انگلیوں کا قبلہ رو ہونا اور ملی ہوئی ہونا' اور پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا یعنی انگلیوں کا قبلہ کی طرف مڑنا' دوسری رکعت کے لیے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھنا' قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا' داہنا قدم کھڑا رکھنا اور داہنے قدم کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا' عورت کو دونوں پاؤں داہنی جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا' داہنا ہاتھ داہنی ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنا اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا' شہادت پر اشارہ کرنا' قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھنا۔

(درمختار، بہارِ شریعت)

قرأت کا بیان

سوال: اگر سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورت ملانا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب: اگر سورت ملانا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار)

سوال: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول جائے تو کیا کرے؟

جواب: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں میں پڑھے اور سجدۂ سہو کرے اور مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں بھول جائے تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی سورت جاتی رہی تو اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: اگر فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک میں سورت ملانا بھول جائے اور رکوع کے بعد یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب: تیسری یا چوتھی میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور سجدۂ سہو کرے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: اگر سنت یا نفل میں سورت ملانا بھول جائے اور رکوع کے بعد سجدہ وغیرہ

میں یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب: اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار، بہار شریعت)

سوال: پہلی رکعت میں جو سورت پڑھی پھر اسی سورت کو دوسری رکعت میں بھول کر شروع کر دیا تو کیا کرے؟

جواب: پھر اسی سورت کو شروع کر دیا تو اسی کو پڑھے اور قصداً ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ ہاں اگر دوسری سورت یاد نہ ہو تو حرج نہیں (ردالمحتار)

سوال: دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھی یعنی پہلی میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری میں اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت یا آیت پڑھنا مکروہ تحریمی اور گناہ ہے مگر بھول کر ایسا ہو تو نہ گناہ ہے اور نہ سجدۂ سہو۔ (شامی)

سوال: بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی پھر یاد آیا تو کیا کرے؟

جواب: جو شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو۔ (درمختار، بہار شریعت)

سوال: پہلی میں اَلَمْ تَرَ كَیْفَ اور دوسری میں میں لِاِیْلٰفِ چھوڑ کر اَرَءَیْتَ الَّذِیْ پڑھنا کیسا ہے۔

جواب: دوسری میں ایک چھوٹی سورت چھوڑ کر پڑھنا منع ہے اور بھول کر شروع کر دی تو اس کو ختم کرے۔ چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار)

جماعت اور امامت کا بیان

سوال: جماعت فرض ہے یا واجب؟

جواب: جماعت واجب ہے، جماعت کے ساتھ ایک نماز پڑھنے سے ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے، بغیر عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گناہ گار اور چھوڑنے کی عادت

کر لینے والا فاسق ہے۔ (درمختار' بہار شریعت)

سوال: جماعت چھوڑنے کے عذر کیا کیا ہیں؟

جواب: اندھا اپاہج ہونا' اتنا بوڑھا ہونا بیمار ہونا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو سخت بارش یا شدید کیچڑ کا حائل ہونا' آندھی یا سخت اندھیری یا سخت سردی کا ہونا اور پاخانہ یا پیشاب کی شدید حاجت ہونا وغیرہ۔ (درمختار)

سوال: امامت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟

جواب: امامت کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام سب سے زیادہ جانتا ہو۔ پھر وہ شخص جو تجوید یعنی قرأت کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں تو وہ شخص زیادہ حقدار ہے جو زیادہ متقی ہو اگر اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ عمر والا پھر جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں پھر زیادہ تہجد گزار۔ غرضیکہ چند آدمی برابر ہوں تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہو وہی زیادہ حق دار ہے۔ (درمختار بہار شریعت)

سوال: کن لوگوں کو امام بنانا گناہ ہے؟

جواب: فاسق معلن جیسے شرابی' جواری' زناکار' سود خور' چغلخور اور داڑھی منڈانے والا یا داڑھی کٹا کر ایک مشت سے کم رکھنے والا اور وہ بدمذہب کہ جس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو ان لوگوں کا امام بنانا گناہ ہے اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ (درمختار' ردالمحتار)

سوال: وہابی دیوبندی کے پیچھے نماز پڑھنا کیا ہے؟

جواب: وہابی دیوبندی کے عقیدے کفری ہیں مثلاً ان لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسا علم حضور ﷺ کو حاصل ہے ایسا علم تو بچوں' پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ جیسا کہ ان کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۸ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے کل علم غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علم غیب کے بارے میں یوں لکھا کہ "اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ (معاذاللہ رب العلمین)

اسی طرح ان کے پیشواؤں کی کتابوں میں بہت سے کفری عقیدے ہیں جنہیں وہ حق مانتے ہیں اس لیے ان کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز و گناہ ہے اگر کسی نے غلطی سے پڑھ لی تو پھر سے پڑھے اگر دوبارہ نہیں پڑھے گا تو گناہ گار ہوگا۔ (بہار شریعت وغیرہ)

سوال: کن لوگوں کو امام بنانا مکروہ ہے؟

جواب: گنوار اندھے، والد الزناء، امرد، کوڑھی، فالج کی بیماری والے، برص والا جس کا برص ظاہر ہو، ان سب کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے جب جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہے تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو خفیف کراہت ہے۔ (بہار شریعت)

نماز فاسد کرنے والی چیزیں

سوال: کن چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب: کلام کرنے سے خواہ عمداً ہو یا خطاً یا سہواً، اپنی خوشی سے بات کرے یا کسی کے مجبور کرنے پر بہر صورت نماز جاتی رہے گی، زبان سے کسی کو سلام کرے عمداً ہو یا سہواً نماز فاسد ہو جائے گی اسی طرح زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے، کسی کی چھینک کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہا یا بری خبر سن کر جواب میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا تو ان تمام صورتوں میں نماز جاتی رہے گی۔ لیکن اگر خود اسی کو چھینک آئی تو حکم ہے کہ سکوت کرے اور اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں نماز پڑھنے والے نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا تو نماز فاسد ہو گئی۔ اسی طرح اپنے مقتدی کے علاوہ دوسرے کا لقمہ لینا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ اور غلط لقمہ دینے والے کی نماز جاتی رہتی ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کی الف کو کھینچ کر آللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا یا اَکْبَارُ یا اَکْبَارْ کہنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے، اسی طرح اللہ اکبر کی ر کو د پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور نَسْتَعِیْنُ کو الف کے ساتھ نَسْتَاعِیْنُ پڑھنے سے نماز جاتی رہتی ہے اور اَنْعَمْتَ کی ت کو زبر کے بجائے زیر یا پیش پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، آہ، اوہ، اف، تف درد یا،

مصیبت کی وجہ سے کہے یا آواز کے ساتھ روئے اور حروف پیدا ہوئے تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہے گی لیکن اگر مریض کی زبان سے بے اختیار آہ یا اور نکلے تو نماز فاسد نہ ہوئی اسی طرح چھینک' کھانسی' جمائی اور ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں معاف ہیں' دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گیا اگر چنے سے کم ہے تو نماز مکروہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو نماز فاسد ہوگئی۔ عورت نماز پڑھ رہی تھی بچہ نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا تو نماز جاتی رہی' نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت البتہ گزرنے والا سخت گنہگار ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نماز کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ (عالمگیری' درمختار' ردالمحتار' بہار شریعت)

سوال: کیا داہنے پاؤں کا انگوٹھا اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی؟

جواب: نہیں ٹوٹے گی' اور عوام میں جو مشہور ہے کہ ''داہنے پاؤں کا انگوٹھا اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی'' غلط ہے''۔ (ردالمحتار)

نماز کے مکروہات

سوال: نماز کے اندر جو باتیں مکروہ ہیں انہیں بتایئے؟

جواب: کپڑے' بدن یا داڑھی کے ساتھ کھیلنا' کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا' کپڑا لٹکانا یعنی سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں' کسی آستین کا آدھی کلائی سے زیادہ چڑھنا' دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا' شدت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریاح کے وقت نماز پڑھنا' مرد کا جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا' انگلیاں چٹکانا' انگلیوں کی قینچی باندھنا' کمر پر ہاتھ رکھنا' ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا' تشہد یا سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا' مرد کا سجدہ میں کلائیوں کا بچھانا' کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا' کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو' پگڑی اس طرح باندھنا کے بیچ سر پر نہ ہو'

ناک اور منہ کو چھپانا' بے ضرورت کھنکار نکالنا' بالقصد جمائی لینا اور خود آئے تو حرج نہیں' جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا' تصویر کا غازی کے سر پر یعنی چھت پر ہونا یا معلق ہونا یا محل سجود میں ہونا کہ اس پر سجدہ واقع ہو' نماز کے آگے یا داہنے یا بائیں یا پیچھے تصویر کا ہونا جبکہ معلق یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش ہو' الٹا قرآن مجید پڑھنا' قرأت کو رکوع میں ختم کرنا' امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا' یہ تمام باتیں مکروہ تحریمی ہیں۔

وتر کا بیان

سوال: نماز وتر کس طرح پڑھی جاتی ہے؟

جواب: نماز وتر بھی اسی طرح پڑھی جاتی ہے جس طرح اور نماز پڑھی جاتی ہے لیکن وتر کی تیسری رکعت میں الحمد اور سورت پڑھنے کے بعد کانوں تک دونوں ہاتھ لے جائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ واپس لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے۔ پھر دعائے قنوت پڑھے پھر اس کے بعد اور نمازوں کی طرح رکوع اور سجدہ وغیرہ کر کے سلام پھیر دے۔ دعائے قنوت یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّىْ وَ نَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ۔

اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور ہر بھلائی کے ساتھ تیری ثنا کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں اور اس شخص کو چھوڑتے ہیں جو تیرا گناہ کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی

عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور اس شخص سے جدا ہوتے ہیں جو تیرا گناہ کرے اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

سوال: جس شخص کو دُعائے قنوت یاد نہ ہو وہ کیا کرے؟

جواب: جس شخص کو دُعائے قنوت یاد نہ ہو وہ یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تو ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

سوال: اگر دُعائے قنوت نہ پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دُعائے قنوت قصداً نہ پڑھے تو نماز وتر پھر سے پڑھے اور اگر بھول کر نہ پڑھے تو آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ (بہار شریعت)

سوال: اگر دُعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب: اگر دُعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو نہ قیام کی طرف لوٹے اور نہ رکوع میں پڑھے بلکہ آخر میں سجدہ سہو کرے۔

سنت اور نفل کا بیان

سوال: کتنی نمازیں سنت مؤکدہ ہیں؟

جواب: دو رکعت فجر کے فرض سے پہلے، چار رکعات ظہر کے فرض سے پہلے اور دو رکعت ظہر فرض کے بعد، دو رکعت عشاء فرض کے بعد، چار رکعات جمعہ فرض سے پہلے اور چار رکعات جمعہ فرض کے بعد ان سنتوں کو سنن الہدیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ (بہار شریعت وغیرہ)

سوال: کتنی نمازیں سنت غیر مؤکدہ ہیں؟

جواب: چار رکعات عصر کے فرض سے پہلے چار رکعات عشاء فرض کے پہلے ظہر فرض کے بعد دو کے بجائے چار رکعات اسی طرح عشاء فرض کے بعد دو کے بجائے چار رکعات مغرب کے بعد چھ رکعات صلاۃ الاوابین دو رکعت تحیۃ المسجد" دو رکعت تحیۃ الوضوٗ دو رکعت نماز اشراق کم سے کم دو رکعت نماز چاشت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات کم سے کم دو رکعت نماز تہجد اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات صلاۃ التسبیح نماز استخارہ اور نماز حاجت وغیرہ ان سنتوں کو سنن الزوائد اور کبھی مستحب بھی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت)

سوال: جماعت کھڑی ہونے کے بعد کسی سنت کا شروع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد فجر کی سنت کے علاوہ کسی سنت کا شروع کرنا جائز نہیں۔ اگر یہ جانے کہ فجر کی سنت پڑھنے کے بعد جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ ہی میں شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے مگر صف کے برابر کھڑے ہو کر پڑھنا جائز نہیں بلکہ صف سے دور ہٹ کر پڑھے۔ (غنیۃ بہار شریعت)

سوال: کن وقتوں میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب: طلوع و غروب اور دوپہر ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض نہ واجب اور نہ نفل۔ ہاں اگر اس روز عصر کی نماز نہیں پڑھی ہے تو سورج ڈوبنے کے وقت پڑھ لے اور طلوع فجر سے طلوع آفتاب کے درمیان سوائے دو رکعت سنت فجر کے تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو وغیرہ کوئی نفل جائز نہیں اور نماز عصر سے مغرب کے فرض پڑھنے کے درمیان نفل منع ہے نیز خطبہ کے وقت اور نماز عیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے۔ خواہ گھر میں پڑھے یا عیدگاہ و مسجد میں اور نماز عیدین کے بعد بھی نفل نماز مکروہ ہے جبکہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھے گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔ (عالمگیری درمختار ردالمختار بہار شریعت)

سوال: نفل نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں مگر جبکہ قدرت ہو تو کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔

سوال: نفل نماز اگر بیٹھ کر پڑھے تو رکوع و سجدہ کیسے کرے؟

جواب: بیٹھ کر پڑھے تو رکوع کرنے میں پیشانی جھکا کر گھٹنوں کے سامنے لائے اور سرین نہ اٹھائے کہ مکروہ تنزیہی ہے (فتاویٰ رضویہ) اور سجدہ ویسے ہی کرے جیسے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی صورت میں کرتا ہے۔

تحیۃ الوضو

مسلم شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن سے متوجہ ہو کو دو رکعت (نماز تحیۃ الوضو) پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

نماز اشراق

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو فجر نماز جماعت سے پڑھ کر خدا کا ذکر کرتا ہے یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے پھر دو رکعت (نماز اشراق) پڑھے تو اسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔

نماز چاشت

چاشت کی نماز مستحب ہے کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو چاشت کی دو رکعتوں کی محافظت کرے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔

نماز تہجد

تہجد کی نماز کا وقت جب عشاء کی نماز کے بعد سو کر اٹھے اس وقت سے طلوع صبح صادق تک ہے۔ تہجد کی نماز کم سے کم دو رکعت اور حضور ﷺ سے آٹھ تک ثابت ہے۔ حدیث شریف میں اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے نسائی اور ابن ماجہ نے اپنی سنن میں روایت کی کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل

کو جگائے پھر دونوں دو دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنیوالوں میں لکھے جائیں گے۔

صلاۃ التسبیح

صلوٰۃ التسبیح میں بے انتہا ثواب ہے۔ بعض محققین فرماتے ہیں کہ اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا مگر دین میں سستی کرنے والا۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے چچا! اگر تم سے ہو سکے تو صلاۃ التسبیح ہر روز ایک بار پڑھو۔ اور اگر روز نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار۔

اس نماز کی ترکیب سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مبارک سے اس طرح مذکور ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے پھر پندرہ بار یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پھر تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ اور سورت پڑھ کر دس بار اوپر والی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے، پھر رکوع سے سر اٹھائے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھائے تو دس بار پڑھے، پھر دوسرے سجدہ میں جائے تو دس بار پڑھے اس طرح چار رکعت پڑھے اور رکوع و سجود میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔

نماز حاجت

ابوداؤد میں ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کو کوئی معاملہ پیش آتا تو آپ اس کے لیے دو یا چار رکعت نماز پڑھتے۔ حدیث شریف میں ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے۔ اور باقی تین رکعتوں میں سورۂ فاتحہ، قُلْ ھُوَ اللّٰہُ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس ایک ایک بار پڑھے۔ تو یہ ایسی ہیں جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔

تراویح کا بیان

سوال: تراویح سنت ہے یا نفل؟

جواب: تراویح مرد و عورت سب کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔ اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت وغیرہ)

سوال: تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: تراویح بیس رکعتیں ہیں۔

سوال: بیس رکعت تراویح میں کیا حکمت ہے؟

جواب: بیس رکعت تراویح میں حکمت یہ ہے کہ سنتوں سے فرائض اور واجبات کی تکمیل ہوتی ہے اور صبح سے شام تک فرض و واجب کل بیس رکعتیں ہیں۔ تو مناسب ہوا کہ تراویح بھی بیس رکعتیں ہوں تاکہ مکمل کرنے والی سنتوں کی رکعات اور جن کی تکمیل ہوتی ہے یعنی فرض و واجب کی رکعات کی تعداد برابر ہو جائیں۔

سوال: تراویح کی بیس رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں؟

جواب: بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھی جائیں یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور ہر ترویحہ یعنی چار رکعت پر اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے کہ جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی ہیں۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

سوال: تراویح کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت رسول اللہ کی اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور زیادہ کرے "پیچھے اس امام کے") منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: ترویحہ پر بیٹھنے کی حالت میں چپکا بیٹھا رہے یا کچھ پڑھے؟

جواب: اختیار ہے چاہے چپکا بیٹھا رہے چاہے کلمہ یا درود شریف پڑھے اور عام طور سے یہ دعا پڑھی جاتی ہے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ

وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَايَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

سوال: تراویح جماعت سے پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: تراویح جماعت سے پڑھنا سنت کفایہ ہے یعنی اگر مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہوئی تو محلہ کے سب لوگ گناہگار ہوئے اور اگر کچھ لوگوں نے مسجد میں جماعت سے پڑھ لی تو سب بری الزمہ ہو گئے۔ (عالمگیری، بہار شریعت)

سوال: تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا کیسا ہے؟

جواب: پورے مہینہ کی تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو بار ختم کرنا افضل ہے اور تین بار ختم کرنا مزید فضیلت رکھتا ہے۔ بشرطیکہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو مگر ایک بار ختم کرنے میں مقتدیوں کی تکلیف کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔

(بہار شریعت، درمختار)

سوال: بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض فقہائے کرام کے نزدیک تو نماز ہوگی ہی نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال: بعض لوگ شروع رکعت سے شریک نہیں ہوتے بلکہ جب امام رکوع میں جانے لگتا ہے تو شریک ہوتے ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ناجائز ہے، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے کہ اس میں منافقین سے مشابہت پائی جاتی ہے۔ (غنیۃ، بہار شریعت)

قضا نماز کا بیان

سوال: ادا اور قضا کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی عبادت کو اس کے وقت مقررہ پر بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت

گزر جانے کے بعد عمل کرنے کو قضا کہتے ہیں۔

سوال: کن نمازوں کی قضا ضروری ہے؟

جواب: فرض نمازوں کی قضا فرض ہے' وتر کی قضا واجب ہے اور فجر کی سنت اگر فرض کے ساتھ قضا ہو اور زوال سے پہلے پڑھے تو فرض کے ساتھ سنت بھی پڑھے اور زوال کے بعد پڑھے تو سنت کی قضا نہیں۔ اور اگر فجر کی فرض نماز پڑھ لی اور سنت رہ گئی تو بیس منٹ دن نکلنے سے پہلے اس کی قضا پڑھنا گناہ۔ اور ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنتیں قضا ہو گئیں اور فرض پڑھ لی اگر وقت ختم ہو گیا تو ان سنتوں کی قضا نہیں اور اگر وقت باقی ہے تو پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھنے کے بعد ان کو پڑھے۔ (درمختار)

سوال: چھوٹی ہوئی نماز کس وقت پڑھنی چاہیے؟

جواب: چھ یا اس سے زیادہ چھوٹی ہوئی نمازیں پڑھنے کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے ہاں انہیں جلد پڑھنا چاہیے تاخیر نہیں کرنی چاہیے اور عمر میں جب بھی پڑھے گا بری الزمہ ہو جائے گا لیکن سورج نکلنے اور ڈوبنے اور زوال کے وقت قضا نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: اگر پانچ یا اس سے کم نمازیں قضا ہوں تو انہیں کب پڑھنا چاہئے؟

جواب: جس شخص کی پانچ یا اس سے کم نمازیں قضا ہوں وہ صاحب ترتیب ہے۔ اس پر لازم ہے کہ وقتی نماز سے پہلے قضا نمازیں بالترتیب پڑھے۔ اگر وقت میں گنجائش ہوتے ہوئے وقتی نماز پہلے پڑھ لی تو نہ ہوئی اس مسئلہ کی مزید وضاحت ''بہارِ شریعت'' میں دیکھنی چاہیے۔

سوال: اگر کوئی قضا نماز ہو جائے مثلاً فجر کی نماز تو نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: جس روز اور جس وقت کی نماز قضا ہو اس روز اور اس وقت کی نیت قضا میں ضروری ہے مثلاً اگر جمعہ کے روز فجر کی نماز قضا ہو گئی تو اس طرح نیت کرے ''نیت کی میں نے دو رکعت نماز قضا جمعہ کے فجر فرض کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر'' اسی پر دوسری نمازوں کی نیتوں کو قیاس کرنا چاہیے۔

سوال: اگر مہینہ دو مہینہ یا سال دو سال کی نمازیں قضا ہو جائیں تو نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: ایسی صورت میں جو نماز مثلاً ظہر کی قضا پڑھنی ہے تو اس طرح نیت کرے ''نیت کی میں نے چار رکعات نماز قضا جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں سے پہلے ظہر فرض کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔ اور اگر مغرب کی پڑھنی ہو تو یوں نیت کرے۔ ''نیت کی میں نے تین رکعت نماز قضا جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں سے پہلے مغرب فرض کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔ اسی طریقہ پر دوسری قضا نمازوں کی نیتوں کو سمجھنا چاہیے۔

سوال: کیا قضا نمازوں کی رکعتیں بھی خالی اور بھری یعنی بغیر سورت اور سورت کے پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: ہاں جو رکعتیں ادا میں سورت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں وہ قضا میں بھی سورت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں اور جو رکعتیں ادا میں بغیر سورت کے پڑھی جاتی ہیں وہ قضا میں بھی بغیر سورت کے پڑھی جاتی ہیں۔ (بہار شریعت)

سوال: بعض لوگ شب قدر یا رمضان کے آخری جمعہ کو قضائے عمری کے نام سے دو یا چار رکعت پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضا اسی ایک نماز سے ادا ہو گئی تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ خیال باطل ہے۔ تاوقتیکہ ہر ایک نماز قضا الگ الگ نہ پڑھیں گے بری الذمہ نہ ہوں گے۔ (بہار شریعت)

سوال: بعض لوگ بہت سی فرض نمازیں جو ان سے قضا ہو گئی ہیں اسے نہیں پڑھتے اور نفل پڑھتے ہیں تو ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ان لوگوں کو فرض نمازوں کی قضا جلد پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ اس لیے خالی نفلوں کی جگہ بھی ان لوگوں کو قضا ہی پڑھنا چاہیے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سجدۂ سہو کا بیان

سوال: سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں؟

جواب: سہو کے معنی ہیں بھولنے کے کبھی نماز میں بھول سے کوئی خاص خرابی پیدا ہوجاتی ہے اس خرابی کو دور کرنے کے لیے قعدۂ اخیرہ میں دو سجدے کیے جاتے ہیں ان کو سجدۂ سہو کہتے ہیں۔

سوال: سجدۂ سہو کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں اَلتَّحِیَّاتُ سے لے کر وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھنے کے بعد صرف داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (عالمگیری، درمختار، بہارشریعت وغیرہ)

سوال: کن باتوں سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: جو باتیں کہ نماز میں واجب ہیں ان میں سے کسی ایک کے بھول کر چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ مثلاً فرض کی پہلی یا دوسری رکعت میں الحمد یا سورت پڑھنا بھول گیا یا الحمد سے پہلے سورت پڑھ دی تو ان صورتوں میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہوتا ہے۔ (شامی، بہارشریعت وغیرہ)

سوال: فرض اور سنت کے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: فرض چھوٹ جانے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہوسکتی لہٰذا پھر سے پڑھنا پڑے گا۔ اور سنت و مستحب مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین اور تکبیراتِ انتقال کے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا بلکہ نماز ہوجاتی ہے مگر دوبارہ پڑھنا مستحب ہے۔ (غنیۃ)

سوال: کسی واجب کو قصداً چھوڑ دیا تو سجدۂ سہو سے تلافی ہوگی یا نہیں؟

جواب: کسی واجب کو قصداً چھوڑ دیا تو سجدۂ سہو سے نقصان کی تلافی نہیں ہوگی بلکہ نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔ اسی طرح اگر بھول کر کسی واجب کو چھوڑ دیا اور سجدۂ

سہو نہ کیا جب بھی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

سوال: ایک نماز میں کئی واجب چھوٹ گئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں بھی سہو کے وہی دو سجدے کافی ہیں۔ (ردالمحتار)

سوال: رکوع، سجدہ یا قعدہ میں بھول کر قرآن پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت)

سوال: فرض یا وتر میں قعدۂ اولیٰ بھول کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو رہا تھا کہ یاد آ گیا تو اس صورت میں کیا کرے؟

جواب: اگر ابھی سیدھا نہیں کھڑا ہوا ہے تو بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو نہ کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر لوٹا تو اس صورت میں بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: اگر فرض کا قعدۂ اخیرہ نہیں کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور التحیات پڑھ کر داہنی طرف سلام پھیرے اور سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گیا لہٰذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے دوسری نمازوں میں ایک رکعت اور ملائے تاکہ رکعت طاق نہ رہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: اگر سنت اور نفل کا قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: سنت اور نفل کا ہر قعدہ قعدۂ اخیرہ ہے۔ یعنی فرض ہے۔ اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کرے لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

سوال: اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات سے ورسولہٗ تک پڑھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر بقدرِ تشہد قعدۂ اخیرہ کرنے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور دوبارہ التحیات پڑھے بغیر سجدۂ سہو کرے۔ پھر تشہد

وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (بہار شریعت)

سوال: قعدۂ اولیٰ میں بھول کر درود شریف بھی پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا تک پڑھا یا اس سے زیادہ پڑھا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھا تو نہیں۔ مگر یہ حکم صرف فرض، وتر اور ظہر و جمعہ کی پہلی چار رکعت والی سنتوں کے لیے ہے۔ رہے دیگر سنن و نوافل تو ان کے قعدۂ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھنے کا حکم ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: جہری نماز میں بھول کر آہستہ پڑھ دیا یا سری نماز میں جہر سے پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر جہری نماز میں امام نے بھول کر کم سے کم ایک آیت آہستہ پڑھ دی یا سری نماز میں جہر سے پڑھ دیا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر ایک کلمہ پڑھا تو معاف ہے اور منفرد نے سری نماز میں ایک آیت جہر سے پڑھی تو سجدۂ سہو واجب ہے اور جہر میں آہستہ پڑھی تو نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

سوال: قرأت وغیرہ کسی موقع پر ٹھہر کر سوچنے لگا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار وقفہ ہوا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: جس پر سجدۂ سہو ہونا واجب تھا اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور نماز ختم کرنے کی نیت سے سلام پھیر دیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہیں ہوا لہٰذا جب تک کلام وغیرہ کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو سجدہ کرے اور پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہ)

سوال: اگر سجدۂ سہو واجب نہیں تھا اور کر لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سجدۂ سہو واجب نہیں تھا اور تنہا پڑھنے والے نے سجدۂ سہو کر لیا تو اس کی نماز ہوگئی۔ اور اگر امام نے ایسا کیا تو امام اور وہ مقتدی کہ جس نے پہلی رکعت سے آخر تک امام کے

ساتھ پڑھی ان سب کی نماز ہوگئی۔ لیکن مسبوق یعنی وہ مقتدی جو کچھ رکعتیں ہو جانے کے بعد جماعت میں شامل ہوا اس کی نماز نہیں ہوئی۔ (فتاویٰ قاضی خاں طحطاوی علیٰ مراقی)

بیمار کی نماز کا بیان

سوال: اگر بیماری کے سبب کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو کیا کرے؟

جواب: اگر کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا کہ مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہو گا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے پیشاب کا قطرہ آئے گا یا بہت شدید درد نا قابل برداشت ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھے۔ (غنیۃ)

سوال: اگر کسی چیز کی ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر خادم یا لاٹھی یا دیوار وغیرہ پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ اس صورت میں اگر بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نہیں ہوگی۔ (بہار شریعت غنیۃ)

سوال: اگر کچھ دیر کھڑا ہو سکتا ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہے پھر بیٹھے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت)

سوال: بیماری کے سبب اگر رکوع سجدہ بھی نہ کر سکتا ہو تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں رکوع سجدہ اشارے سے کرے مگر رکوع کے اشارہ سے سجدہ کے اشارہ میں سر کو زیادہ جھکائے۔ (درمختار، بہار شریعت)

سوال: اگر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں لیٹ کر نماز پڑھے اس طرح کہ چت لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کر لے اور رکوع و سجدہ سر جھکا کر اشارہ سے کرے یہ صورت افضل ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ داہنے یا بائیں کروٹ لیٹ کر منہ قبلہ کی طرف کرے۔

(شرح وقایہ، بہار شریعت)

سوال: اگر سر سے بھی اشارہ نہ کر سکے تو کیا کرے؟

جواب: اگر سر سے بھی اشارہ نہ کر سکے تو نماز ساقط ہو جاتی ہے پھر اگر نماز کے چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو قضا بھی ساقط ہو جاتی ہے۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

سوال: سجدۂ تلاوت کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرآن میں چودہ مقامات ایسے ہیں کہ جن کے پڑھنے یا سننے سے سجدۂ واجب ہوتا ہے اسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

سوال: سجدۂ تلاوت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدۂ تلاوت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدۂ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے بس۔ نہ اس میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ہے اور نہ اس میں تشہد ہے اور نہ سلام۔

(عالمگیری، درمختار، بہار شریعت)

سوال: اگر بیٹھ کر سجدہ کیا تو سجدہ ادا ہو گا یا نہیں؟

جواب: ادا ہو جائے گا مگر مسنون یہی ہے کہ کھڑے ہو کر سجدۂ میں جائے اور سجدۂ کے بعد پھر کھڑا ہو۔ (ردالمحتار، بہار شریعت)

سوال: سجدۂ تلاوت کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: سجدۂ تلاوت کیلئے تحریمہ کے سوا وہ تمام شرائط ہیں جو نماز کے لیے ہیں۔ مثلاً طہارت، سترعورت، استقبال قبلہ اور نیت وغیرہ۔

سوال: سجدۂ تلاوت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: نیت کی میں نے سجدۂ تلاوت کی اللہ تعالیٰ کے واسطے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: اُردو زبان میں آیت سجدۂ کا ترجمہ پڑھا تو سجدۂ واجب ہو گا یا نہیں؟

جواب: اردو یا کسی زبان میں آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھنے اور سننے سے بھی سجدۂ واجب ہوتا ہے۔ (عالمگیری، بہارشریعت)

سوال: کیا آیت سجدۂ پڑھنے کے بعد فوراً سجدہ کرلینا واجب ہوتا ہے؟

جواب: اگر آیت سجدہ نماز کے باہر پڑھی ہے تو فوراً سجدہ کرلینا واجب نہیں ہاں بہتر ہے کہ فوراً کرلے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: اگر نماز میں آیت سجدۂ پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نماز میں آیت سجدۂ پڑھی تو فوراً سجدۂ کرلینا واجب ہے۔ تین آیت سے زیادہ کی تاخیر کرے گا تو گناہگار ہوگا۔ اور اگر فوراً نماز کا سجدہ کرلیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کر کے سجدہ کرلیا تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ ہو سجدۂ ادا ہو جائے گا۔ (بہارشریعت)

سوال: ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو کئی بار پڑھا تو ایک سجدہ واجب ہوگا یا کئی سجدے؟

جواب: ایک مجلس میں سجدۂ کی ایک آیت کو بار بار پڑھنے یا سننے سے ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

سوال: مجلس میں آیت پڑھی یا سنی اور سجدہ کرلیا پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی یا سنی تو دوسرا سجدۂ واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: دوسرا سجدہ نہیں واجب ہوگا وہی پہلا سجدہ کافی ہے۔ (درمختار)

سوال: مجلس بدلنے اور نہ بدلنے کی صورتیں کیا ہیں؟

جواب: دو ایک لقمہ کھانا، دو ایک گھونٹ پینا، کھڑا ہو جانا، دو ایک قدم چلنا، سلام کا جواب دینا، دو ایک بات کرنا اور مسجد یا مکان کے ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ کی طرف چلنا، ان تمام صورتوں میں مجلس نہ بدلے گی۔ ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاہی محل تو ایسے مکان میں ایک گوشہ سے دوسرے میں جانے سے بدل جائے گی۔ اور تین لقمے کھانا، تین گھونٹ پینا، تین کلمے بولنا، تین قدم میدان میں چلنا اور نکاح یا خرید و فروخت کرنا۔ ان

تمام صورتوں میں مجلس بدل جائے گی۔ (عالمگیری، غنیۃ، درمختار، بہار شریعت)

مسافر کی نماز کا بیان

سوال: مسافر کسے کہتے ہیں؟

جواب: شریعت میں مسافر وہ شخص ہے جو تین روز کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔

سوال: میل کے حساب سے تین روز کی راہ کی مقدار کتنی ہے؟

جواب: خشکی میں تین روز کی راہ کی مقدار ۷/۸/۵/۳ میل ہے۔ (بہار شریعت)[1]

سوال: اگر کوئی شخص موٹر، ریل گاڑی یا ہوائی جہاز وغیرہ سے تین دن کی راہ تھوڑے وقت میں طے کرلے تو مسافر ہوگا یا نہیں؟

جواب: مسافر ہوجائے گا خواہ کتنی ہی جلدی کرے۔ (بہار شریعت)

سوال: اگر تین روز کی راہ کے ارادہ سے نکلا مگر یہ بھی ارادہ کیا کہ درمیان میں ایک دن ٹھہروں گا تو مسافر ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر تین دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا ہے اور درمیان میں ٹھہرنا ضمنی طور پر ہے تو مسافر رہے گا۔ اور اگر اس ارادہ سے نکلا کہ دو دن کی راہ پر جاتا ہوں پھر وہاں سے ایک دن کی راہ پر جاؤں گا تو مسافر نہ ہوگا۔

سوال: مسافر پر نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: مسافر پر واجب ہے کہ قصر کرے یعنی ظہر، عصر اور عشا چار رکعت اور فرض نماز کو دو پڑھے کہ اس کے حق میں دو ہی رکعت پوری نماز ہے۔

سوال: اگر کسی نے قصداً چار ہی پڑھی تو کیا حکم ہے۔

جواب: اگر قصداً چار پڑھی اور دوسرا قعدہ کیا تو فرض ادا ہوگیا اور آخری دو رکعتیں نفل ہوگئیں مگر گناہ گار و مستحق نار ہوا توبہ کرے۔ اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ

---

[1] نئے حساب سے تقریباً ۹۲ کلو میٹر ہے۔ (قاضی محمود الحسن جونیئر ہائی سکول ڈومریا گنج ضلع بستی) بھارت

ہوا۔(ھدایہ،عالمگیری)

سوال: فجر، مغرب اور وتر میں قصر ہے کہ نہیں؟

جواب: نہیں، فجر، مغرب اور وتر میں قصر نہیں ہے۔

سوال: سنتوں میں قصر ہے یا نہیں؟

جواب: سنتوں میں قصر نہیں ہے اگر موقع ہو تو پوری پڑھیں ورنہ معاف ہیں۔

سوال: مسافر کس وقت سے نماز میں قصر شروع کرے؟

جواب: مسافر جب بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے تو اس وقت سے نماز میں قصر شروع کرے۔(درمختار،ردالمحتار)

سوال: بس سٹینڈ اور ریلوے سٹیشن پر قصر کرے گا نہیں؟

جواب: اگر آبادی سے باہر ہو اور تین دن کی راہ تک سفر کا ارادہ بھی ہو تو بس اسٹینڈ اور ریلوے سٹیشن پر قصر کرے گا ورنہ نہیں۔

سوال: اگر دو ڈھائی دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر پھر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا وہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے تو وہ شرعاً مسافر ہوگا یا نہیں؟

جواب: وہ شخص شرعاً مسافر نہ ہوگا تاوقتیکہ جہاں سے چلے وہاں سے تین دن کی راہ کا اکٹھے ارادہ نہ کرے یعنی اگر دو دو ڈھائی ڈھائی دن کی راہ کے ارادہ سے چلتا رہا تو اسی طرح اگر ساری دنیا گھوم آئے مسافر نہ ہوگا۔(غنیۃ)

سوال: مسافر کب تک قصر کرتا رہے؟

جواب: مسافر جب تک کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یا اپنی بستی میں نہ پہنچ جائے قصر کرتا رہے۔(بہارشریعت)

سوال: مسافر اگر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا کرے؟

جواب: مسافر اگر مقیم کے پیچھے پڑھے تو پوری پڑھے قصر نہ کرے۔

سوال: مقیم اگر مسافر کے پیچھے پڑھے تو کیا کرے؟

جواب: مقیم اگر مسافر کے پیچھے پڑھے تو امام کے سلام پھیر دینے کے بعد اپنی

باقی دو رکعتیں پڑھے اور ان رکعتوں میں قرأت بالکل نہ کرے بلکہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کی مقدار چپ چاپ کھڑا رہے۔ (بہار شریعت)

سوال: اگر مسافر امام نے قصر نہ کیا اور پوری چار رکعت پڑھادی تو مقتدی کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: مسافر امام نے چار رکعت پڑھادی تو مقیم مقتدی کی نماز نہیں ہوئی۔ (فتاویٰ رضویہ)

جمعہ کا بیان

سوال: جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب؟

جواب: جمعہ کی نماز فرض ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکدہ ہے۔

سوال: جمعہ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: جمعہ فرض ہونے کی مندرجہ ذیل گیارہ شرطیں ہیں۔ (۱، ۲) شہر میں مقیم اور آزاد ہونا لہٰذا مسافر اور غلام پر جمعہ فرض نہیں (۳) صحت یعنی ایسے مریض پر کہ جامع مسجد تک نہ جاسکے جمعہ فرض نہیں۔ (۴، ۵، ۶ مرد اور عاقل) بالغ ہونا یعنی عورت، مجنون اور نابالغ پر جمعہ فرض نہیں (۷، ۸) انکھیارا ہونا اور چلنے پر قادر ہونا، لہٰذا اندھے، لنجے اور ایسے فالج والے پر کہ جو مسجد تک نہ جاسکتا ہو جمعہ فرض نہیں (۹) قید میں نہ ہونا مگر جبکہ کسی دین کی وجہ سے قید کیا گیا ہو اور ادا کرنے پر قادر ہو تو فرض ہے (۱۰) حاکم یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا (۱۱) بارش یا آندھی وغیرہ کا اس قدر نہ ہونا کہ جس سے نقصان کا قوی اندیشہ ہو۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

سوال: جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں ہے اگر وہ لوگ جمعہ میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: ہو جائے گی یعنی ظہر کی نماز ان کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی۔

سوال: جمعہ جائز ہونے کے لیے کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: جمعہ جائز ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں ان میں سے اگر ایک بھی نہیں پائی گئی تو جمعہ ہوگا ہی نہیں۔

سوال: جمعہ جائز ہونے کی پہلی شرط کیا ہے؟

جواب: جمعہ جائز ہونے کی پہلی شرط مصر یا فنائے مصر ہونا ہے۔

سوال: مصر اور فنائے مصر کسے کہتے ہیں؟

جواب: مصر وہ جگہ ہے کہ جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا تحصیل ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کیلئے ہو اسے فنائے مصر کہتے ہیں جیسے سٹیشن اور قبرستان وغیرہ۔

(غنیۃ، فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

سوال: کیا گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے؟

جواب: نہیں گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں۔ لیکن جہاں قائم ہو بند نہ کیا جائے کہ عوام جس طرح بھی اللہ و رسول کا نام لیں غنیمت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے اس دن کی ظہر کی نماز ساقط ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے اس دن کی ظہر کی نماز نہیں ساقط ہوتی۔ (فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

سوال: کچھ لوگ گاؤں میں جمعہ پڑھنے کے بعد چار رکعت احتیاط الظہر پڑھتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: نہیں بلکہ گاؤں میں اس کے بجائے چار رکعت ظہر فرض پڑھنا ضروری ہے اگر نہیں پڑھے گا تو گناہ گار ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: جمعہ جائز ہونے کی دوسری شرط کیا ہے؟

جواب: دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ یا اس کا نائب جمعہ قائم کرے اور اگر اسلامی حکومت نہ ہو تو سب سے بڑا سنی صحیح العقیدہ عالم قائم کرے کہ بغیر اس کی اجازت کے

جمعہ نہیں قائم ہوسکتا۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں وہ قائم کرے۔

(فتاویٰ رضویہ)

سوال: جمعہ جائز ہونے کی تیسری اور چوتھی شرط کیا ہے؟

جواب: تیسری شرط ظہر کے وقت کا ہونا ہے لہٰذا وقت سے پہلے یا بعد میں پڑھی نہ ہوئی یا درمیان نماز میں عصر کا وقت آگیا جمعہ باطل ہوگیا ظہر کی قضا پڑھیں۔ اور چوتھی شرط یہ ہے کہ ظہر کے وقت میں نماز سے پہلے خطبہ ہو جائے۔

سوال: جمعہ کے خطبہ میں کتنی باتیں سنت ہیں؟

جواب: انیس باتیں سنت ہیں۔ خطیب کا پاک ہونا' کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا' خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا' خطیب کا منبر پر ہونا اور سامعین کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ ہونا' حاضرین کا خطیب کی طرف متوجہ ہونا' خطبہ سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ پڑھنا' اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں' لفظ اَلْحَمْدُ سے شروع کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا' اللہ تعالیٰ کی واحدانیت اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کی گواہی دینا' حضور پر درود بھیجنا' کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا' پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا' دوسرے میں حمد و ثناء شہادت اور درود کا اعادہ کرنا' دوسرے مسلمانوں کیلئے دعا کرنا' دونوں خطبوں کا ہلکا ہونا اور دونوں خطبوں کے درمیان تین آیات کی مقدار بیٹھنا۔

(عالمگیری' درمختار' غنیۃ' بہار شریعت)

سوال: اردو میں خطبہ پڑھنا کیسا ہے۔

جواب: عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں پورا خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ کسی دوسری زبان کو ملانا دونوں باتیں سنت متوارثہ کے خلاف اور مکروہ ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: خطبہ کی اذان امام کے سامنے مسجد کے اندر پڑھنا سنت ہے یا باہر؟

جواب: خطبہ کی اذان امام کے سامنے مسجد کے باہر پڑھنا سنت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام کے زمانے میں خطیب کے سامنے مسجد کے دروازہ ہی پر ہوا کرتی تھی جیسا کہ حدیث کی مشہور کتاب ابوداؤد جلد اوّل صفحہ ۱۶۲ میں ہے۔ عَنِ

السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانَ یُؤَذَّنُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ یعنی حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی اور ایسا ہی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں۔ اسی لیے فتاویٰ قاضی خاں' فتاویٰ عالمگیری' بحر الرائق اور فتح القدیر وغیرہ میں مسجد کے اندر اذان دینے کو منع فرمایا اور طحطاوی علی مراقی الفلاح نے مکروہ لکھا۔

سوال: جمعہ جائز ہونے کی پانچویں اور چھٹی شرط کیا ہے؟

جواب: پانچویں شرط جماعت کا ہونا ہے جس کے لیے امام کے علاوہ کم از کم تین مردوں کا ہونا ضروری ہے۔ اور چھٹی شرط اذن عام ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے تاکہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو۔

(عالمگیری' فتاویٰ رضویہ' بہار شریعت)

خطبہ اولیٰ جمعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ
جَمِیْعًا ۝ وَاَقَامَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِلْمُذْنِبِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ الْخَطَّآئِیْنَ
الْهَالِکِیْنَ شَفِیْعًا ۝ فَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ وَبَارِکْ عَلَیْهِ ۝
وَعَلٰی کُلِّ مَنْ هُوَ مَحْبُوْبٌ وَّ مَرْضِیٌّ لَدَیْهِ ۝ صَلَاةً تَبْقٰی وَ
تَدُوْمُ ۝ بِدَوَامِ الْمَلِكِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝ اَمَّا بَعْدُ فَیَآ اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ رَحِمَنَا وَرَحِمَکُمُ
اللّٰهُ تَعَالٰی اُوْصِیْکُمْ وَ نَفْسِیْ بِتَقْوَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِی السِّرِّ
وَالْاِعْلَانِ فَاِنَّ التَّقْوٰی سَنَامُ ذُرَی الْاِیْمَانِ ۝ وَاذْکُرُوااللّٰهَ
عِنْدَ کُلِّ شَجَرٍ وَّ حَجَرٍ ۝ وَاعْلَمُوْآ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِیْرٌ ۝ وَاِنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَاقْتَفُوْا اٰثَارَ
سُنَنِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ سَلَامُهٗ عَلَیْهِ وَ
عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ فَاِنَّ السُّنَنَ هِیَ الْاَنْوَارُ ۝ وَزَیِّنُوْا قُلُوْبَکُمْ
بِحُبِّ هٰذَا النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ

وَالتَّسْلِیْمِ ۝ فَاِنَّ الْحُبَّ هُوَ الْاِیْمَانُ کُلُّهُ ۝ اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهُ ۝ اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهُ ۝ رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِیَّاکُمْ حُبَّ حَبِیْبِهٖ هٰذَا النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ ۝ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ اَکْرَمُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ ۝ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی وَاسْتَعْمَلْنَا وَاِیَّاکُمْ بِسُنَّتِهٖ ۝ وَحَیَّانَا وَاِیَّاکُمْ عَلٰی مَحَبَّتِهٖ ۝ وَتَوَفَّانَا وَاِیَّاکُمْ عَلٰی مِلَّتِهٖ ۝ وَاَدْخَلْنَا وَاِیَّاکُمْ فِیْ جَنَّتِهٖ بِمَنِّهٖ وَکَرَمِهٖ وَرَأْفَتِهٖ ۝ اِنَّهُ هُوَالرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ ۝ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبِرُّ لَا یَبْلٰی وَالذَّنْبُ لَا یُنْسٰی وَالدَّیَّانُ لَا یَمُوْتُ ۝ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۝ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰی مَلِكٌ کَرِیْمٌ ۝ جَوَّادٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے تمام عالم پر ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فضیلت بخشی۔ اور انہیں قیامت کے دن استقامت بخشے درآں حالیکہ وہ گنہگاروں (برائیوں سے) آلودہ ہونیوالوں سخت خطا کاروں ہلاک ہونیوالوں کیلئے شفاعت فرمانے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ پر درود و سلام اور برکت نازل فرمائے اور ان سب پر جو آپ کے نزدیک اچھے اور پسندیدہ ہیں۔ وہ درود کہ باقی رہے اور بادشاہی حی و قیوم کے دوام کے ساتھ دائم رہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسکی یکتائی کا اقرار کرتا ہوں۔ اس کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور

ہمارے آقا محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔لیکن بعد اس کے تو اے ایمان والو۔ہم پر اور تم پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے میں تم کو اور اپنی ذات کو اللہ عزوجل کیلئے تنہائی اور لوگوں کے سامنے پرہیزگاری کی وصیت کرتا ہوں۔ اس لیے کہ پرہیزگاری ایمان کی انتہائی بلندی ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر درخت اور ہر پتھر کے نزدیک یاد کرو۔اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ تم عمل کرتے ہو دیکھتا ہے۔اور جو کچھ تم عمل کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں۔اور سید المرسلین (ﷺ) کی سنتوں کی پیروی کرنا۔اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کا سلام حضور (ﷺ) پر اور ان کی (آل واصحاب) سب پر۔اس لیے کہ سنتیں یہی انوار ہیں۔اور مزین کرو اپنے دلوں کو نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت سے۔اس لیے کہ محبت ہی پورا ایمان ہے۔آگاہ ہو جس کو محبت نہیں اس کا ایمان نہیں، آگاہ ہو جس کو محبت نہیں اس کا ایمان نہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اپنے اس حبیب نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت سے۔اس لیے کہ محبت ہی پورا ایمان ہے۔آگاہ ہو جس کو محبت نہیں اس کا ایمان نہیں آگاہ ہو جس کو محبت نہیں اس کا ایمان نہیں۔آگاہ ہو جس کو محبت نہیں اس کا ایمان نہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اپنے اس حبیب نبی کریم علیہ وعلیٰ وآلہ اکرم الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت نصیب فرمائے جیسا کہ محبوب رکھتا ہے۔اور راضی ہوتا ہے اور ان کی سنت کے مطابق ہم سے اور تم سے عمل لے۔اور ان کی محبت پر ہمیں اور تمہیں زندہ رکھے اور ان کے مذہب پر ہمیں اور تمہیں وفات دے اور ان کی جنت میں ہمیں اور تمہیں داخل فرمائے اپنے احسان اپنے کرم اور اپنی مہربانی سے۔بیشک وہی مہربان اور رحم والا ہے۔نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت ہے نیکی پرانی نہ ہوگی اور گناہ بھلایا نہ جائے گا اور بدلہ دینے والے پر موت نہیں طاری ہوگی۔جو کچھ تو چاہے جیسا کرے گا بدلہ دیا جائے گا۔میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں شیطان مردود سے۔تو جو شخص ایک ذرہ کے وزن

برابر اچھا عمل کریگا اس کو دیکھے گا۔ اور جو شخص ایک ذرہ کے وزن برابر برا عمل کرے وہ اسکو دیکھے گا۔ برکت دے اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے لیے عظمت والے قرآن میں۔ اور نفع دے ہم کو اور تم کو آیتوں اور حکمت والے ذکر کے ذریعہ بے شک اللہ تعالیٰ کرم فرمانے والا بادشاہ ہے۔ سخی قبول فرمانے والا بڑا مہربان رحم فرمانے والا ہے۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۝ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۝ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۝ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ اَبَدًا ۝ لَا سِیَّمَا عَلٰی اَوَّلِھِمْ بِالتَّصْدِیْقِ ۝ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ ۝ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۝ وَعَلٰی اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۝ وَعَلٰی جَامِعِ الْقُرْاٰنِ ۝ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ عُمَرٍ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ۝ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَلٰی اَسَدِ اللّٰہِ الْغَالِبْ ۝ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ۝ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۝ وَعَلٰی ابْنَیْہِ الْکَرِیْمَیْنِ الشَّھِیْدَیْنِ سَیِّدَیْنَا اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَاَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ○ وَعَلٰی اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَآءِ ○ الْبَتُولِ الزَّهْرَآءِ ○ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا وَ عَلٰی سَائِرِ فِرَقِ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ ○ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَآ اَهْلَ التَّقْوٰى وَاَهْلَ الْمَغْفِرَةِ ○ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ○ رَبَّنَا يَا مَوْلَا نَا وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ ○ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ○ رَبَّنَا يَا مَوْلَانَا وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ ○ عِبَادَ اللہِ رَحِمَكُمُ اللہُ ○ اِنَّ اللہَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ وَلَذِكْرُ اللہِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَ اَوْلٰى وَ اَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ ○

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے بخشش چاہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کی برائیوں اور اپنے اعمال کی قباحتوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے تو اس کو کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سردار آقا محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کے جملہ آل و اصحاب پر ہمیشہ درود برکت اور سلام نازل فرمائے خاص کر ان پر جو ایمان لانے میں سب سے اوّل امیر المومنین (حضرت) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔اور خاص کر ان پر جو اصحاب میں عادل تر امیر المومنین (حضرت) ابوحفص عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور خصوصاً ان پر جو قرآن کے جمع فرمانے والے ہیں۔ امیر المومنین (حضرت) ابوبکر و عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور خصوصاً ان پر جو اللہ تعالیٰ کے غالب شیر امیر المومنین (حضرت) ابوالحسن علی بن ابی طالب اور خاص کر ان کے صاحبزادگان پر جو کریم کے درجہ شہادت پر فائز ہونے والے ہیں۔ ہمارے سردار ابو محمد (حضرت امام حسن اور ابو عبداللہ) (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما ہیں۔ اور خاص کر ان کی والدہ محترمہ جو جنت کی عورتوں کی سردار (حضرت بتول زہراء رضی اللہ عنہا ہیں اور خاص کر انصار و مہاجرین کے باقی گروہوں پر اور ان کے ساتھ ہم پر (بھی) اے تقویٰ والو! اور اے مغفرت والو اے اللہ اس کی مدد فرما جو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی مدد کرے اے ہمارے رب! اے ہمارے مولیٰ! اور ہمیں انہیں میں شامل کر اور اس کی ترک مدد فرما جو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو فراموش کرے۔ اے ہمارے رب! اے ہمارے مولیٰ! اور نہ کر ہم کو ان میں سے۔ اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ بیشک اللہ تعالیٰ انصاف اور احسان اور قرابت والوں کی امداد کا حکم فرماتا ہے اور منع کرتا ہے بدکاری اور ممنوع اور ظلم سے اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو اور البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند اور بہتر اور غالب تر اور جلیل تر اور اور زیادہ تام اور زیادہ اہمیت والا اور زیادہ عظمت والا اور برتر ہے۔

عید و بقر عید کا بیان

سوال: عید و بقر عید کی نماز واجب ہے یا سنت؟

جواب: عید و بقر عید کی نماز واجب ہے مگر ان کے واجب اور جائز ہونے کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے۔ اور عیدین میں سنت۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے ہے اور عیدین کا خطبہ نماز کے بعد۔ اور تیسرا فرق یہ ہے کہ عیدین میں اذان و اقامت نہیں ہے صرف دو بارہ الصلوٰۃ جامعۃ کہنے کی اجازت ہے۔ (درمختار وغیرہ)

سوال: عید و بقرہ عید کی نماز کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: عید و بقر عید کی نماز کا وقت ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے کے بعد سے زوال کے پہلے تک ہے۔ (درمختار، بہار شریعت)

سوال: عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پہلے اس طرح نیت کرے۔ "نیت کی میں نے دو رکعت نماز واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی چھ تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیلئے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثنا پڑھے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے، تیسری بار پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے اس کے بعد امام آہستہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر بلند آواز سے الحمد کے ساتھ کوئی سورت پڑھے پھر رکوع اور سجدے سے فارغ ہو کر دوسری رکعت میں پہلے الحمد کے ساتھ کوئی سورت پڑھے پھر تین بار کانوں تک ہاتھ لے جائے اور ہر بار اللہ اکبر کہے اور کسی مرتبہ ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ

اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کرے۔ سلام پھیرنے کے بعد امام دو خطبے پڑھے پھر دعا مانگے۔

سوال: عیدالفطر کے دن کون کون سے کام مستحب ہیں؟

جواب: حجامت بنوانا' ناخن ترشوانا' غسل کرنا' مسواک کرنا' اچھے کپڑے پہننا' خوشبو لگانا' صبح کی نماز محلہ کی مسجد میں پڑھنا' عیدگاہ سویرے جانا' نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا' عیدگاہ تک پیدل جانا' دوسرے راستہ سے واپس آنا' نماز کیلئے جانے سے پہلے طاق یعنی تین یا پانچ یا سات کھجوریں کھالینا اور کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھانا' خوشی ظاہر کرنا' آپس میں مبارکباد دینا' کثرت سے صدقہ دینا اور عیدگاہ اطمینان و وقار کے ساتھ نیچی نگاہ کیے ہوئے جانا یہ سب باتیں عیدالفطر کے دن مستحب ہیں۔

(بہار شریعت' درمختار)

سوال: عیدالاضحیٰ کے تمام احکام عیدالفطر کی طرح ہیں یا کچھ فرق ہے؟

جواب: عیدالاضحیٰ کے تمام احکام عیدالفطر کی طرح ہیں صرف بعض باتوں میں فرق ہے اور وہ یہ ہیں: (۱) عیدالاضحیٰ میں مستحب یہ ہے کہ نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرنی ہو اور اگر کھالیا تو کراہت نہیں (۲) عیدالاضحیٰ کے دن عیدگاہ کے راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا ہوا جائے (۳) قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے اور نہ ناخن ترشوائے (۴) نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبر کہنا واجب ہے اور تین بار افضل۔ اس کو تکبیر تشریق کہتے ہیں وہ یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔

خطبۂ اُولیٰ عید الفطر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَمَا حَمِدَہُ الْاَنْبِیَآءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَعِبَادُہُ الصَّالِحُوْنَ وَخَیْرًا مِّنْ کُلِّ ذٰلِکَ کَمَا حَمِدَ نَفْسَہٗ فِیْ کِتَابِہِ الْمَکْنُوْنِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ○ وَاَفْضَلُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ وَقَاسِمِ رِزْقِ اللّٰہِ وَزِیْنَۃِ عَرْشِ اللّٰہِ نَبِیِّ الْاَنْبِیَآءِ حَبِیْبِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ الَّذِیْ کَانَ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الطِّیْنِ وَالْمَآءِ ○ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ ○ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ○ دُرِّ اللّٰہِ الْمَکْنُوْنِ ○ سِرِّ اللّٰہِ الْمَخْزُوْنِ ○ عَالِمِ مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ ○ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ○ مَعْدَنِ اَنْوَارِ اللّٰہِ وَمَخْزَنِ اَسْرَارِ اللّٰہِ ○ نَبِیِّنَا وَحَبِیْبِنَا وَمَوْلَانَا وَ مَلْجَانَا وَمَاوٰنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰٓی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًا وَّاحِدًا اَحَدًا ○ لِلذُّنُوْبِ غَفَّارًا ○ وَلِلْعُیُوْبِ

سَتَّارًا ۝ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝
اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى
بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ رَحِمَنَا
وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِعْلَمُوْآ اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ يَوْمٌ يَّتَجَلّٰى
فِيْهِ رَبُّكُمْ بِاِسْمِهِ الْكَرِيْمِ ۝ وَيَغْفِرُ لِلصَّائِمِيْنَ اَلَا وَلِلصَّائِمِ
فَرْحَتَانِ ۝ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ ۝
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ
الْحَمْدُ ط اَلَا وَاِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
اَوْجَبَ عَلَيْكُمْ فِىْ هٰذَا الْيَوْمِ عَلٰى كُلِّ مَنْ يَّمْلِكُ النِّصَابَ
فَاضِلاً عَنِ الْحَاجَةِ الْاَصْلِيَّةِ عَنْ نَّفْسِهٖ وَعَنْ صِغَارِ ذُرِّيَّتِهٖ
صَاعًا مِّنْ تَمَرٍ اَوْشَعِيْرٍ اَوْنِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْزَبِيْبٍ ط
فَاَدُّوْهَا طَيِّبَةً بِهَا اَنْفُسَكُمْ تَقَبَّلَهَا اللّٰهُ وَالصِّيَامَ مِنَّا وَ مِنْكُمْ
وَمِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَلَا وَاِنَّ رَبَّكُمْ فَرَضَ
فَرَائِضَ فَلَا تَتْرُكُوْهَا وَ حَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا اَلَا وَاِنَّ
نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَّ لَكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى
فَاسْلُكُوْهَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ
اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ رَحِمَنَا
وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُوْصِيْكُمْ وَ نَفْسِىْ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

فِی السِّرِّ وَالْاِعْلَانِ فَاِنَّ التَّقْوٰی سَنَامُ ذُرَی الْاِیْمَانِ ط وَاذْکُرُو اللّٰہَ عِنْدَ کُلِّ شَجَرٍ وَّ حَجَرٍ ○ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ط وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ط وَاقْتَفُوْآ اٰثَارَ سُنَنِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ط فَاِنَّ السُّنَنَ ھِیَ الْاَنْوَارُ ط وَزَیِّنُوْا قُلُوْبَکُمْ بِحُبِّ ھٰذَا النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ فَاِنَّ الْحُبَّ ھُوَ الْاِیْمَانُ کُلُّہٗ ط اَلَا لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ اَلَا لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ ط اَلَا لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ ط رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِیَّاکُمْ حُبَّ حَبِیْبِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَکْرَمُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَ یَرْضٰی وَاسْتَعْمَلَنَا وَاِیَّاکُمْ بِسُنَّتِہٖ ط وَحَیَّانَا وَاِیَّاکُمْ عَلٰی مَحَبَّتِہٖ ط وَتَوَفَّانَا وَاِیَّاکُمْ عَلٰی مِلَّتِہٖ ط وَحَشَرَنَا وَاِیَّاکُمْ فِیْ زُمْرَتِہٖ ط وَسَقَانَا وَاِیَّاکُمْ مِنْ شَرْبَتِہٖ شَرَابًا ھَنِیْئًا مَرِیْئًا سَآئِغًا لَّا نَظْمَأُ بَعْدَہٗ اَبَدًا وَاَدْخَلَنَا وَاِیَّاکُمْ فِیْ جَنَّتِہٖ بِمَنِّہٖ ط وَرَحْمَتِہٖ ط وَکَرَمِہٖ وَرَأْفَتِہٖ ط اِنَّہٗ ھُوَ الرَّؤُوْفُ الرَّحِیْمُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبِرُّ لَا یَبْلٰی وَالذَّنْبُ لَا یُنْسٰی وَالدَّیَّانُ لَا یَمُوْتُ ط اِعْمَلْ مَاشِئْتَ کَمَاتَدِیْنُ تُدَانُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ط وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ط وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط اِنَّهٗ تَعَالٰى مَلِكٌ كَرِيْمٌ جَوَّادٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط اَقُوْلُ قَوْلِىْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِىْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ ط وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

خطبہ ثانیہ برائے عید الفطر و عید الاضحیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ط وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ ط وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ ○ ط وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ○ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ ط صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارِكْ وَسَلَّمَ اَبَدًا ط لَا سِيَّمَا عَلٰى اَوَّلِهِمْ بِالتَّصْدِيْقِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِىْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِىْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى جَامِعِ الْقُرْاٰنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِىْ عُمَرٍ وَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَعَلٰی اَسَدِ اللّٰہِ الْغَالِبْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِی الْحَسَنَ عَلِیِّ ابْنِ
اَبِیْ طَالِبٍ ط کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْمِ ط وَعَلٰی ابْنَیْہِ
الْکَرِیْمَیْنِ السَّعِیْدَیْنِ الشَّھِیْدَیْنِ سَیِّدَیْنَا اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ
الْحَسَنِ وَاَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَعَلٰی
اُمِّھِمَا سَیِّدَۃِ النِّسَآءِ الْبَتُوْلِ الزَّھْرَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی
وَسَلَامُہٗ عَلٰی اَبِیْھَا الْکَرِیْمِ وَعَلَیْھَا وَعَلٰی بَعْلِھَا وَابْنَیْھَا وَعَلٰی
عُمَّیْہِ الشَّرِیْفَیْنِ الْمُطَھَّرَیْنِ مِنَ الْاَدْنَاسِ سَیِّدَیْنَا اَبِیْ عَمَّارَۃَ
حَمْزَۃَ وَاَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَعَلٰی
سَائِرِ فِرَقِ الْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ ط وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ یَااَھْلَ التَّقْوٰی
وَاَھْلَ الْمَغْفِرَۃِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ
اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ رَبَّنَا یَا مَوْلَانَا وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ
دِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ رَبَّنَا یَا مَوْلَانَا وَلَا تَجْعَلْنَا
مِنْھُمْ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ
الْحَمْدُ ط عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ط اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ
وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ
وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْلٰی
وَاَوْلٰی وَاَجَلُّ وَاَعَزُّ وَاَتَمُّ وَاَھَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَکْبَرُ ۔

خطبہ اولیٰ برائے عید الاضحیٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَمَا حَمِدَہُ الْاَنْبِیَآءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَعِبَادُہُ الصَّالِحُوْنَ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط وَاَفْضَلُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ ط وَقَاسِمِ رِزْقِ اللّٰہِ ط وَزِیْنَۃِ عَرْشِ اللّٰہِ نَبِیِّ الْاَنْبِیَآءِ حَبِیْبِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ الَّذِیْ کَانَ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الطِّیْنِ وَالْمَآءِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ ط جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ط دُرِّ اللّٰہِ الْمَکْنُوْنِ ط سِرِّ اللّٰہِ الْمَخْزُوْنِ ط عَالِمِ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ ○ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط مَعْدَنِ اَنْوَارِ اللّٰہِ وَمَخْزَنِ اَسْرَارِ اللّٰہِ ط نَبِیِّنَا وَحَبِیْبِنَا وَمَوْلَانَا وَمَلْجَانَا وَمَاْوٰنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الطَّاہِرِیْنَ وَعَلَیْنَا مَعَہُمْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط وَاَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰہًا وَّاحِدًا اَحَدًا لِلذُّنُوْبِ غَفَّارًا

وَّلِلْعُیُوْبِ سَتَّارًا وَّاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ط وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَمَّا بَعْدُ فَیَآ اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ رَحِمْنَا وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِعْلَمُوْآ اَنَّ یَوْمَكُمْ هٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ ط قَالَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاعَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلِ یَوْمِ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّامِ وَاِنَّهٗ لَیَاتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِهَا نَفْسًا ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَلَا وَاِنَّ نَبِیَّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْجَبَ عَلٰی كُلِّ مَنْ یَّمْلِكُ النِّصَابَ فَاضِلًا عَنْ حَوَائِجِهِ الْاَصْلِیَّةِ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ اَنْ یَّنْحَرَ الْاُضْحِیَّةَ وَوَقْتُهَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعِیْدِ الْاَضْحٰی لِلْبَلَدِیِّ وَلِلْاَعْرَابِیِّ بَعْدَ طُلُوْعِ فَجْرِ هٰذَا الْیَوْمِ فَحَسِّنُوْا الْاُضْحِیَّةَ وَلَا تَذْبَحُوْا عَرْجَآءَ وَلَا عَوْرَآءَ وَلَا عَجْفَآءَ وَلَا مَقْطُوْعَةَ الْاُذُنِ وَلَوْ بِوَاحِدَةٍ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسِّنُوْا ضَحَایَاكُمْ فَاِنَّهَا عَلَی الصِّرَاطِ مَطَایَاكُمْ فَعَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ شَاةٌ سَوَآءٌ كَانَتْ ذَكَرًا اَوْ اُنْثٰی اَوْ سُبُعُ الْبَقَرَاتِ اَوِ الْاِبِلِ وَكَبِّرُوْا عَقِیْبَ الصَّلٰوةِ الْمَفْرُوْضَةِ مِنْ فَجْرِ الْعَرَفَةِ

اِلٰی عَصرِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ ؕ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَاِذْ
یَرْفَعُ اِبْرَاهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْل ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَیَآ اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ
رَحِمَنَا وَرَحِمَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اُوْصِیْکُمْ وَنَفْسِیْ بِتَقْوَی اللّٰہِ
عَزَّوَجَلَ فِی السِّرِّ وَالْاِعْلَانِ فَاِنَّ التَّقْوٰی سَنَامُ ذُرَی الْاِیْمَانِ،
وَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ کُلِّ شَجَرٍ وَّ حَجَرٍ ۝ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ؕ وَاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ؕ
وَاقْتَفُوْآ اٰثَارَ سُنَنِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَسَلَامُهٗ
عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ؕ فَاِنَّ السُّنَنَ هِیَ الْاَنْوَارُ ؕ وَزَیِّنُوْا
قُلُوْبَکُمْ بِحُبِّ هٰذَا النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ اَفْضَلُ
الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ ۝ فَاِنَّ الْحُبَّ هُوَ الْاِیْمَانُ کُلُّهٗ ؕ اَلَا لَا
اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ ؕ اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَن لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ ؕ اَلَا لَا
اِیْمَانَ لِمَن لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِیَّاکُمْ حُبَّ حَبِیْبِهٖ
النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ اَکْرَمُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ کَمَا
یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی وَاسْتَعْمَلَنَا وَاِیَّاکُمْ بِسُنَّتِهٖ وَحَیَّانَا وَاِیَّاکُمْ
عَلٰی مَحَبَّتِهٖ وَتَوَفَّانَا وَاِیَّاکُمْ عَلٰی مِلَّتِهٖ وَحَشَرَنَا وَاِیَّاکُمْ فِیْ
زُمْرَتِهٖ وَسَقَانَا وَاِیَّاکُمْ مِنْ شَرْبَتِهٖ شَرَابًا هَنِیْئًا مَرِیْئًا سَائِغًا لَّا
نَظْمَأُ بَعْدَهٗ اَبَدًا ؕ وَاَدْخَلَنَا وَاِیَّاکُمْ فِیْ جَنَّتِهٖ بِمَنِّهٖ وَرَحْمَتِهٖ ؕ
وَکَرَمِهٖ وَرَأْفَتِهٖ اِنَّهٗ هُوَ الرَّؤُفُ الرَّحِیْمُ ؕ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ

اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَـعَـالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبِرُّ لَایَبْلٰی وَالذَّنْبُ لَایُنْسٰی وَالدَّیَّانُ لَایَمُوْتُ ط اِعْـمَـلْ مَاشِئْتَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانَ ط اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْـطٰنِ الرَّجِیْمِ ط فَـمَـنْ یَّـعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ط وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَـرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط بَـارَکَ اللّٰہُ لَـنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ط وَنَفَعْنَا وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ط اِنَّہٗ تَعَالٰی مَـلِکٌ کَـرِیْـمٌ جَوَّادٌ بَـرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ط اَقُوْلُ قَـوْلِـیْ ھٰذَا وَاسْتَـغْـفِرُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِسَآئِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ ط اِنَّہٗ ھُـوَ الْـغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

(خطبۂ ثانیہ پچھلے صفحات میں پڑھیے)

قربانی کا بیان

سوال: قربانی کرنا کس پر واجب ہے؟

جواب: قربانی کرنا ہر مالک نصاب پر واجب ہے۔

سوال: قربانی کا مالک نصاب کون ہے؟

جواب: قربانی کا مالک نصاب وہ شخص ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کا سامان تجارت یا سامان غیر تجارت کا مالک ہو یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت بھر کے روپیہ کا مالک ہو اور مملوکہ چیزیں حاجت اصلیہ سے زائد ہوں۔

سوال: مالک نصاب پر اپنے نام سے زندگی میں صرف ایک مرتبہ قربانی کرنا واجب ہے یا ہر سال؟

جواب: اگر ہر سال مالک نصاب ہے تو ہر سال اپنے نام سے قربانی واجب ہے اور اگر دوسرے کی طرف سے بھی کرنا چاہتا ہے تو اس کیلئے دوسری قربانی کا انتظام کرے۔

سوال: قربانی کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: قربانی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ منہ اس کا قبلہ کی طرف ہو اور اپنا دایاں پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری لے کر یہ دعا پڑھے۔ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلاَتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ کر ذبح کریں پھر یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اگر دوسرے کی طرف سے قربانی کرے تو مِنِّیْ کے بجائے مِنْ کہہ کر اس کا نام لے۔

سوال: صاحب نصاب اگر کسی وجہ سے اپنے نام قربانی نہ کرسکا اور قربانی کے دن گزر گئے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایک بکری کی قیمت اس پر صدقہ کرنا واجب ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: کیا قربانی کے چمڑے کو اپنے کام میں لاسکتا ہے؟

جواب: قربانی کے چمڑے کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کام میں لاسکتا ہے۔ مثلاً مصلے بنائے یا مشکیزہ وغیرہ، مگر بہتر یہ ہے کہ صدقہ کردے۔ مسجد یا دینی مدرسہ کو دے دے یا کسی غریب کو (بہار شریعت)

سوال: کیا مسجد کے لیے قربانی کا چمڑا دینا جائز ہے؟

جواب: ہاں مسجد کے لیے قربانی کا چمڑا دینا جائز ہے اور بیچ کر اس کی قیمت دینا بھی جائز ہے لیکن اگر چمڑے کو اپنے خرچ میں لانے کی نیت سے بیچا تو اب اس کی قیمت کو مسجد میں دینا جائز نہیں۔ (کفایہ)

عقیقہ کا بیان

سوال: عقیقہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اسے عقیقہ کہتے ہیں۔

سوال: کن جانوروں کو عقیقہ میں ذبح کیا جاتا ہے؟

جواب: جن جانوروں کو قربانی میں ذبح کیا جاتا ہے انہی جانوروں کو عقیقہ میں بھی ذبح کیا جاتا ہے۔(بہار شریعت)

سوال: لڑکا اور لڑکی کے عقیقہ میں کیسا جانور مناسب ہے؟

جواب: لڑکا کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کرنا مناسب ہے اور لڑکا کے عقیقہ میں بکریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حرج نہیں۔اور استطاعت نہ ہو تو لڑکا میں ایک بکرا بھی ذبح کر سکتے ہیں اور عقیقہ میں بڑا جانور ذبح کیا جائے تو لڑکا کیلئے سات حصے میں سے دو حصے اور لڑکی کے لیے ایک حصہ کافی ہے۔

سوال: عوام میں مشہور ہے کہ بچہ کے ماں باپ' دادا' دادی اور نانا' نانی عقیقہ کا گوشت نہ کھائیں کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: غلط ہے' ماں باپ' دادا' دادی اور نانا' نانی وغیرہ سب کھا سکتے ہیں۔

سوال: لڑکا کے عقیقہ کی دعا کیا ہے؟

جواب: لڑکا کے عقیقہ کی دعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَةُ ابْنِیْ فُلَانَ (فلاں کی جگہ بیٹے کا نام لے۔اگر دوسرے کے بیٹے کا عقیقہ کرے تو ابنی فلاں کی جگہ لڑکا اور اس کے باپ کا نام لے) دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَشَحْمُھَا بِشَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشِعْرُھَا بِشِعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَآءً لِاِبْنِیْ فُلَانَ (اس جگہ بھی فلاں کے بجائے بیٹے کا نام لے) اور اگر دوسرے کے لڑکے کا عقیقہ کرے تو ل کے بعد اس کا اور اس کے باپ کا نام لے) مِنَ النَّارِ وَتَقَبَّلْھَا مِنْہُ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ نَّبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَ حَبِیْبِکَ الْمُجْتَبٰی عَلَیْہِ التَّحِیَّةُ وَالثَّنَاءِ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ' وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کرے۔

سوال: لڑکی کے عقیقہ کی دُعا کیا ہے؟

جواب: لڑکی کے عقیقہ کی دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَةُ بِنْتِیْ فُلَانَ (فلاں کی جگہ اپنی بیٹی کا نام لے۔اگر دوسرے

کی لڑکی کا عقیقہ کرے تو بنتی فلاں کی جگہ لڑکی اور اس کے باپ کا نام لے) دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهَا شَحْمَهَا بِشَحْمِهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَآءً لِبِنْتِیْ فُلَانَۃٌ (اس جگہ بھی فلاں) کے بجائے بیٹی کا نام لے۔ اور اگر دوسرے کی بیٹی کا عقیقہ کرے تو لی کے بعد لڑکی اور اس کے باپ کا نام لے) مِنَ النَّارِ وَتَقَبَّلْهَا مِنْهَا كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ نَّبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَ حَبِيْبِكَ الْمُجْتَبٰى عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءِ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کرے۔

سوال: اگر یہ دعا نہ پڑھے تو عقیقہ ہوگا نہیں؟

جواب: اگر یہ دُعا نہ پڑھے تو عقیقہ کی نیت سے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کردے تو بھی عقیقہ ہو جائے گا۔ (بہارِ شریعت)

نمازِ جنازہ کا بیان

سوال: نمازِ جنازہ فرض ہے یا واجب؟

جواب: نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے یعنی اگر ایک شخص نے پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے اور اگر خبر ہو جانے کے بعد کسی نے نہ پڑھی تو سب گناہ گار ہوئے۔

سوال: جنازہ میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب: دو چیزیں فرض ہیں، چار بار اللہ اکبر کہنا، قیام کرنا یعنی کھڑا ہونا۔

سوال: نمازِ جنازہ میں کتنی چیزیں سنت ہیں؟

جواب: نمازِ جنازہ میں تین چیزیں سنت موکدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ثناء، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود اور میت کیلئے دعا۔ (بہارِ شریعت)

سوال: نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پہلے نیت کرے۔ "نیت کی میں نے نمازِ جنازہ کی چار تکبیروں کے ساتھ

اللہ تعالیٰ کیلئے دُعا اس میت کیلئے (مقتدی اتنا اور کہے اور پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ پھر کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ واپس لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے پھر یہ ثنا پڑھے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود ابراہیمی پڑھے جو پنج وقتی نماز میں پڑھے جاتے ہیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور بالغ کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثٰنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَان اس کے بعد چوتھی تکبیر کہے پھر کوئی دعا پڑھے ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے اور اگر نابالغ بچے کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھی جائے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ......اور اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً۔

سوال: عصر یا فجر کی نماز کے بعد جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ نہیں جائز ہے غلط ہے۔

سوال: کیا سورج نکلنے ڈوبنے اور زوال کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب: جنازہ اگر انھی وقتوں میں لایا گیا تو نماز انہی وقتوں میں پڑھیں کوئی کراہت نہیں کراہت اس صورت میں ہے کہ پہلے سے تیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آ گیا۔ (بہار شریعت)

زکوٰۃ کا بیان

سوال: زکوٰۃ فرض ہے یا واجب؟

جواب: زکوٰۃ فرض ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر اور نہ ادا کرنے والا فاسق اور ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گناہ گار مردود الشہادۃ ہے۔

سوال: زکوٰۃ فرض ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

جواب: چند شرطیں ہیں، مسلمان عاقل بالغ ہونا، مال بقدر نصاب کا پورے طور پر ملکیت میں ہونا، نصاب کا حاجت اصلیہ اور دین سے فارغ ہونا، مال تجارت یا سونا چاندی ہونا اور مال پر پورا سال گزر جانا۔

سوال: سونا چاندی کا نصاب کیا ہے اور ان میں کتنی زکوٰۃ فرض ہے؟

جواب: سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے جس میں چالیسواں حصہ یعنی سوا دو ماشہ زکوٰۃ فرض ہے اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے جس میں ایک تولہ ہے جس میں ایک تولہ تین ماشہ چھ رتی زکوٰۃ فرض ہے۔ سونا چاندی کے بجائے بازار کے بھاؤ سے ان کی قیمت لگا کر روپیہ وغیرہ بھی دینا جائز ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: کیا سونا چاندی کے زیورات میں بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟

جواب: ہاں سونا چاندی کے زیورات میں بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

سوال: تجارتی مال کا نصاب کیا ہے؟

جواب: تجارتی مال کی قیمت لگائی جائے پھر اس سے سونا چاندی کا نصاب پورا ہو تو اس کے حساب سے زکوٰۃ نکالی جائے۔

سوال: کم سے کم کتنے روپے ہوں کہ جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟

جواب: اگر سونا چاندی نہ ہو اور نہ مال تجارت ہو تو کم سے کم اتنے روپے ہوں کہ بازار میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا خریدا جا سکے تو ان روپوں کی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

سوال: اگر کسی کے پاس سونا ساڑھے سات تولہ سے کم ہے اور چاندی بھی ساڑھے باون تولہ سے کم ہے اور نہ مال تجارت ہے نہ روپیہ تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: چاندی کی قیمت کا سونا فرض کرنے سے اگر سونے کا نصاب پورا ہو جائے یا سونے کی قیمت کی چاندی فرض کرنے سے چاندی کا نصاب پورا ہو جائے تو اس

پر زکوٰۃ فرض ہے ورنہ نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال: حاجت اصلیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: زندگی بسر کرنے کیلئے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے جیسے جاڑے گرمیوں میں پہننے کیلئے کپڑے' خانہ داری کے سامان' پیشہ وروں کے اوزار اور سواری کیلئے سائیکل وغیرہ یہ سب حاجت اصلیہ میں سے ہیں ان میں زکوٰۃ واجب نہیں۔

(شامی وغیرہ)

سوال: نصاب کا دین سے فارغ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ مالک نصاب پر دین نہ ہو یا دین ہو تو اتنا ہو کہ اگر دین ادا کر دے تو نصاب باقی نہ رہے تو اس صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں۔

(عالمگیری وغیرہ)

سوال: مال پر پورا سال گزر جانے کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ حاجت اصلیہ سے جس تاریخ کو پورا النصاف بچ گیا اس تاریخ سے نصاب کا سال شروع ہو گیا پھر سال آئندہ اگر اسی تاریخ کو پورا نصاب پایا گیا تو زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ اگر درمیان سال میں نصاب کی کمی ہو گئی تو یہ کمی کچھ اثر نہ کرے گی۔ (بہار شریعت)

عشر کا بیان

سوال: کن چیزوں کی پیداوار میں عشر واجب ہے؟

جواب: گیہوں' جو' جوار' باجرہ' دھان' اور ہر قسم کے غلے اور السی' کسم' اخروٹ' بادام اور ہر قسم کے میوے' روئی' پھول' گنا' خربوز' تربوز' کھیرا' ککڑی' بینگن اور ہر قسم کی ترکاری سب میں عشر واجب ہے تھوڑا پیدا ہو یا زیادہ۔ (بہار شریعت)

سوال: کن صورتوں میں دسواں حصہ اور کن صورتوں میں بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے؟

جواب: جو پیداوار بارش یا زمین کی نمی سے ہو اس میں دسواں حصہ واجب ہوتا ہے اور جو پیداوار چرسے، ڈول، پمپنگ، مشین یا ٹیوب ویل وغیرہ کے پانی سے ہو یا خریدے ہوئے پانی سے ہو اس میں بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے۔ (درمختار)

سوال: کیا کھیتی کے اخراجات ہل بیل اور کام کرنے والوں کی مزدوری نکال کر دسواں بیسواں واجب ہوتا ہے؟

جواب: نہیں بلکہ پوری پیداوار کا دسواں بیسواں واجب ہے۔

سوال: گورنمنٹ کو جو مال گزاری دی جاتی ہے وہ عشر کی رقم سے مجرا کی جائے گی یا نہیں۔

جواب: وہ رقم عشر سے مجرا نہیں کی جائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ، بہارشریعت)

سوال: زمین اگر بٹائی پر دی تو عشر کس پر واجب ہے؟

جواب: زمین اگر بٹائی پر دی تو عشر دونوں پر واجب ہے (ردالمحتار)

زکوٰۃ کا مال کن لوگوں پر صرف کیا جائے

سوال: زکوٰۃ اور عشر کا مال کن لوگوں کو دیا جاتا ہے؟

جواب: جن لوگوں کو زکوٰۃ دی جاتی ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱) فقیر یعنی وہ شخص کہ جس کے پاس کچھ مال ہے لیکن نصاب بھر نہیں (۲) مسکین یعنی وہ شخص کہ جس کے پاس کھانے کیلئے غلہ اور بدن چھپانے کے لیے کپڑا بھی نہ ہو (۳) قرض دار یعنی وہ شخص کہ جس کے ذمہ قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے فاضل کوئی مال بقدر نصاب نہ ہو (۴) مسافر جس کے پاس سفر کی حالت میں مال نہ رہا اسے بقدر ضرورت زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری، بہارشریعت)

سوال: کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں؟

جواب: جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) مالدار یعنی وہ شخص جو مالک نصاب ہو (۲) بنی ہاشم یعنی حضرت علی حضرت جعفر،

حضرت عقیل اور حضرت عباس و حارث بن عبدالمطلب کی اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں (۳) اپنی اصل اور فرع یعنی ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہ اور بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا نواسی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں (۴) عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی عورت کو اگرچہ طلاق دے دی ہو تاوقتیکہ عدت میں ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتا (۵) مالدار مرد کے نابالغ بچے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا اور مالدار کی بالغ اولاد کو جب کہ مالک نصاب نہ ہو دے سکتا ہے (۶) وہابی یا کسی دوسرے مرتد اور بدمذہب اور کافر کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

(درمختار، ردالمختار، عالمگیری)

سوال: سید کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: سید کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اس لیے کہ وہ بھی بنی ہاشم میں سے ہیں۔

سوال: زکوٰۃ کا پیسہ مسجد میں لگانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب: زکوٰۃ کا مال مسجد میں لگانا، مدرسہ تعمیر کرنا یا اس سے میت کو کفن دینا یا کنواں وغیرہ بنوانا جائز نہیں یعنی اگر ان چیزوں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کسی غریب کے ذمہ روپیہ باقی ہے تو اسے معاف کر دینے سے زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں؟

جواب: معاف کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ ہاں اگر اس کے ہاتھ میں زکوٰۃ کا مال دے کر لے لے تو ادا ہو جائے گی۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

سوال: کچھ لوگ اپنے آپ کو خاندانی فقیر کہتے ہیں ان کو زکوٰۃ اور غلہ کا عشر دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر وہ لوگ صاحبِ نصاب ہوں تو انہیں زکوٰۃ و عشر دینا جائز نہیں۔

سوال: کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا افضل ہے؟

جواب: زکوٰۃ اور صدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھیوں کو پھر ان کی اولاد کو پھر ماموں اور خالہ کو پھر ان کی

اولاد کو پھر دوسرے رشتہ داروں کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے پیشہ والوں کو پھر اپنے شہر یا گاؤں کے رہنے والوں کو۔ اور ایسے طالب علم کو بھی زکوٰۃ دینا افضل ہے کہ جو علم دین حاصل کر رہا ہو بشرطیکہ یہ لوگ مالک نصاب نہ ہوں۔ (بہار شریعت)

صدقہ فطر کا بیان

سوال: صدقہ فطر دینا کس پر واجب ہوتا ہے۔

جواب: ہر مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی ہر نابالغ اولاد کی طرف سے ایک ایک صدقہ فطر دینا عید الفطر کے دن واجب ہوتا ہے۔

سوال: صدقہ فطر کی مقدار کیا ہے؟

جواب: صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں یا اس کا آٹا آدھا صاع دیں اور کھجور منقی یا جو یا اس کا آٹا ایک صاع دیں اور اگر ان چاروں کے علاوہ کوئی دوسری چیز دینا چاہیں مثلاً چاول، باجرہ یا اور کوئی غلہ یا کپڑا وغیرہ کوئی سامان دینا چاہیں تو قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا۔ یعنی اس چیز کا آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جو کی قیمت کا ہونا ضروری ہے۔

(درمختار، بہار شریعت)

سوال: صاع کتنی مقدار کا ہوتا ہے؟

جواب: اعلیٰ درجہ کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن تین سو اکیاون روپیہ بھر ہوتا ہے اور آدھا صاع ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر اوپر۔ (فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

سوال: نئے وزن سے صاع کتنے کا ہوتا ہے؟

جواب: نئے وزن سے ایک صاع چار کلو اور تقریباً ۹۴ گرام کا ہوتا ہے اور آدھا صاع دو کلو تقریباً ۴۷ گرام کا ہوتا ہے۔

سوال: اگر گیہوں یا جو دینے کے بجائے ان کی قیمت دی جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: گیہوں یا جو دینے کے بجائے ان کی قیمت دینا افضل ہے۔

سوال: صدقہ فطر کن لوگوں کو دینا جائز ہے؟

جواب: جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ان کو صدقہ فطر بھی دینا جائز ہے اور جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ان کو صدقہ فطر بھی دینا جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

روزہ کا بیان

سوال: روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے' پینے اور جماع سے رکنے کا نام روزہ ہے۔

سوال: رمضان شریف کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟

جواب: رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان عاقل بالغ مرد اور عورت پر فرض ہیں۔ ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گناہ گار اور فاسق مردود الشہادۃ ہے۔ اور بچہ کی عمر جب دس سال کی ہو جائے اور اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اس سے رکھوایا جائے اور نہ رکھے تو مار کر رکھوائیں۔ (بہار شریعت)

سوال: کن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟

جواب: جن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے ان میں سے بعض یہ ہیں (۱) سفر یعنی تین دن کی راہ کے ارادہ سے باہر نکلنا لیکن اگر سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے (۲'۳) حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو اپنی جان یا بچہ کا صحیح اندیشہ ہو تو اس حالت میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے (۴) مرض یعنی مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا غالب گمان ہو تو اس دن روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ (۵) شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا کہ نہ اب روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ رکھ سکے گا تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ اور حیض ونفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ (درمختار' بہار شریعت)

سوال: کیا مذکورہ بالا لوگوں کو بعد میں روزہ کی قضا کرنا فرض ہے؟

جواب: ہاں عذر ختم ہو جانے کے بعد سب لوگوں کو روزہ کی قضا کرنا فرض ہے اور

شیخ فانی اگر جاڑوں میں قضا رکھ سکتا ہے تو رکھے ورنہ ہر روزہ کے بدلے دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلائے یا ہر روزہ کے بدلے دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلائے یا ہر روزہ کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دے دے۔ (درمختار، بہار شریعت)

سوال: جن لوگوں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے کیا وہ کسی چیز کو علانیہ کھا پی سکتے ہیں؟

جواب: نہیں انہیں بھی علانیہ کسی چیز کو کھانے پینے کی اجازت نہیں۔

سوال: جو شخص بلا عذر شرعی رمضان میں کھلے عام کھائے پیئے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کے بارے میں بادشاہ اسلام کو حکم ہے کہ اسے قتل کر دے اور جہاں بادشاہ اسلام نہ ہو سب مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں۔

سوال: رمضان کے روزہ کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: نیت دل کے ارادہ کا نام ہے مگر زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔ اگر رات میں نیت کرے تو یوں کہے نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ اور دن میں نیت کرے تو یوں کہے نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ۔

سوال: روزہ افطار کرنے کے وقت کون سی دعا پڑھی جاتی ہے؟

جواب: یہ دعا پڑھی جاتی ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ۔

روزہ توڑنے اور نہ توڑنے والی چیزوں کا بیان

سوال: کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہے اور حقہ، بیڑی، سگریٹ وغیرہ پینے اور پان یا صرف تمباکو کھانے سے بھی بشرط یاد روزہ جاتا رہے

گا' کلی کرنے میں بلا قصد پانی حلق سے اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ تک چڑھ گیا یا کان میں تیل ٹپکایا یا ناک میں دوا چڑھائی اگر روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ ٹوٹ گیا ورنہ نہیں' قصداً منہ بھر تے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ جاتا رہا اور منہ بھر نہ ہو تو نہیں۔ اور اگر بلا اختیار تے ہو اور منہ بھر نہ ہو تو روزہ نہ گیا اور اگر منہ بھر ہو تو لوٹانے کی صورت میں جاتا رہا ورنہ نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال: کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

جواب: بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا' تیل یا سرمہ لگانے اور مکھی' دھواں یا آٹے وغیرہ کا غبار حلق میں میں جانے سے روزہ نہیں جاتا' کلی کی اور پانی بالکل اگل دیا صرف کچھ تری منہ میں باقی رہ گئی تھی تھوک کے ساتھ اسے نگل گیا یا کان میں پانی چلا گیا' یا کھنکار منہ میں آیا اور کھا گیا اگر چہ کتنا ہی ہو روزہ نہ جائے گا' احتلام ہوا یا غیبت کی تو روزہ نہ گیا اگر چہ غیبت سخت گناہ کبیرہ ہے' اور جنابت کی حالت میں صبح کی بلکہ اگر چہ سارے دن جنب رہا روزہ نہ گیا۔ مگر اتنی دیر تک قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ اور حرام ہے۔ (بہار شریعت وغیرہ)

روزہ کے مکروہات

سوال: کن چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے؟

جواب: جھوٹ' غیبت' چغلی' گالی دینے بیہودہ بات کرنے اور کسی کو تکلیف دینے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: کیا روزہ دار کو کلی کے لئے منہ بھر پانی لینا مکروہ ہے؟

جواب: ہاں روزہ دار کو کلی کرنے کے لیے منہ بھر پانی لینا مکروہ ہے۔

سوال: کیا روزہ کی حالت میں خوشبو سونگھنا' تیل مالش کرنا اور سرمہ لگانا مکروہ ہے؟

جواب: نہیں روزہ کی حالت میں خوشبو سونگھنا' تیل مالش کرنا' اور سرمہ لگانا مکروہ

نہیں ہے' مگر مردوں کو زینت کیلئے سرمہ لگانا ہمیشہ مکروہ ہے اور روزہ کی حالت میں بدرجہ اولیٰ مکروہ ہے۔ (بہار شریعت' درمختار)

سوال: کیا روزہ میں مسواک کرنا مکروہ ہے؟

جواب: نہیں روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں بلکہ جیسے اور دنوں میں مسواک کرنا سنت ہے ویسے ہی روزہ میں بھی مسنون ہے چاہے مسواک خشک ہو یا تر' اور زوال سے پہلے کرے یا بعد میں کسی وقت مکروہ نہیں۔ (بہار شریعت وغیرہ)

نکاح کا بیان

سوال: نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب: جو شخص نان ونفقہ کی قدرت رکھتا ہو اگر اسے یقین ہو کہ نکاح نہیں کرے گا تو گناہ میں مبتلا ہو جائے گا تو ایسے شخص کو نکاح کرنا فرض ہے اور اگر گناہ کا یقین نہیں بلکہ صرف اندیشہ ہے تو نکاح کرنا واجب ہے اور شہوت کا بہت زیادہ غلبہ نہ ہو تو نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اور اگر اس بات کا اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان ونفقہ نہ دے سکے گا یا نکاح کے بعد جو فرائض متعلقہ ہیں انہیں پورا نہ کر سکے گا تو نکاح کرنا مکروہ ہے اور اگر ان باتوں کا اندیشہ ہی نہیں بلکہ یقین ہو تو نکاح کرنا حرام ہے۔ (درمختار' بہار شریعت)

سوال: کن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے؟

جواب: ماں' بیٹی' بہن' پھوپھی' خالہ' بھتیجی' بھانجی' دودھ پلانے والی ماں' دودھ شریکی بہن' ساس' مدخولہ بیوی کی بیٹی' نسبی بیٹا کی بیوی' دو بہنوں کو اکٹھا کرنا' شوہر والی عورت' کافرہ اصلیہ اور مرتدہ وہابیہ ان سب سے نکاح کرنا حرام ہے...... اس مسئلہ کی مزید وضاحت بہار شریعت وغیرہ سے معلوم کریں۔

سوال: اگر لڑکا لڑکی نابالغ ہوں تو نکاح کیسے ہوگا؟

جواب: اگر لڑکا لڑکی نابالغ ہوں تو ان کے ولی کی اجازت سے ہوگا۔

سوال: ولی ہونے کا حق کس کو ہے؟

جواب: اگر عورت مجنون ہے اور بیٹے والی ہے تو اس کے بیٹے کو ولی ہونے کا حق ہے۔ پھر اس کے پوتا وغیرہ کو۔ اگر یہ نہ ہوں یا جس کا نکاح ہے وہ بالغ ہو تو باپ ولی ہو گا۔ اگر یہ نہ ہو تو دادا پھر پردادا وغیرہ' پھر حقیقی بھائی' پھر سوتیلا بھائی پھر حقیقی بھائی کا بیٹا پھر سوتیلے بھائی کا بیٹا' پھر حقیقی چچا' پھر سوتیلا چچا' پھر حقیقی چچا کا بیٹا' پھر سوتیلے چچا کا بیٹا' پھر باپ کے حقیقی چچا کا بیٹا' پھر سوتیلے چچا کا بیٹا۔ خلاصہ یہ کہ اس خاندان میں سب سے زیادہ قریب کا رشتہ دار جو مرد ہو وہی ولی ہو گا۔ اور اگر یہ سب نہ ہوں تو ماں ولی ہے' پھر دادی' پھر نانی' پھر بیٹی' پھر پوتی وغیرہ پھر نانا۔ (درمختار' عالمگیری' بہارِ شریعت)

نکاح پڑھانے کا طریقہ

سوال: نکاح پڑھانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نکاح پڑھانے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ دلہن اگر بالغ ہو تو نکاح پڑھانے والا دلہن سے ورنہ اس کے ولی سے اجازت لے کر مجلس نکاح میں آئے۔ دولہا کو پانچوں کلمے یا کلمہ طیبہ اور ایمان مجمل و مفصل پڑھائے پھر کھڑے ہو کر خطبہ نکاح پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے۔ پھر دولہا کی طرف مخاطب ہو کر یوں کہے کہ میں نے بحیثیت وکیل فلاں بنت فلاں (مثلاً ہندہ بنت زید) کو اتنے مہر کے بدلے آپ کے نکاح میں دیا۔ کیا آپ نے قبول کیا؟ جب دولہا قبول کر لے تو نکاح پڑھانے والا دولہا دلہن کے درمیان الفت و محبت کی دُعا کرے۔

خطبہ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ط یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ط یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ط عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ط صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا ط

طلاق کا بیان

سوال: طلاق کسے کہتے ہیں؟

جواب: عورت نکاح سے شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں۔ (بہار شریعت)

سوال: طلاق دینا کیسا ہے؟

جواب: طلاق دینا جائز ہے لیکن بغیر وجہ شرعی ممنوع ہے۔ اور وجہ شرعی ہو تو طلاق دینا مباح ہے بلکہ اگر عورت شوہر کو یا دوسروں کو تکلیف دیتی ہو یا نماز نہ پڑھتی ہو تو طلاق دینا مستحب ہے اور اگر شوہر نامرد ہو یا اس پر کسی نے جادو کر دیا ہو کہ ہمبستری نہیں کر پاتا اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو ان صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے

اگر طلاق نہیں دے گا تو گناہ گار ہوگا۔ (درمختار، بہار شریعت)

سوال: طلاق دینے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

جواب: طلاق دینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جس طہر میں ہمبستری نہ کی ہو اس میں ایک طلاق رجعی دے اور عورت کے قریب نہ جائے یہاں تک کہ عدت گزر جائے لیکن اگر طلاق رجعی کی صورت میں رجعت سے عورت کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک طلاق بائن حاصل کرے اور اگر عورت مدخولہ ہو یعنی شوہر اس سے ہمبستری کر چکا ہو تو تین طلاق نہ دے کہ اس صورت میں بغیر حلالہ دوبارہ نکاح نہ ہوگا اور اگر شوہر نے اس سے ہمبستری نہیں کی ہے تو اسے لفظوں کے ساتھ طلاق نہ دے کہ میں نے اسے تین طلاق دی یا طلاق مغلظہ دی کہ اس صورت میں وہ بھی بغیر حلالہ طلاق دینے والے کے لیے حلال نہ ہوگی۔

عدت کا بیان

سوال: عدت کتنے دن کی ہوتی ہے؟

جواب: بیوہ عورت اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت بچہ پیدا ہونا ہے۔ اور بیوہ اگر حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت چار مہینہ دس دن ہے۔ اور طلاق والی عورت اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت بھی بچہ جننا ہے۔ اور طلاق والی عورت اگر آئسہ یعنی پچپن سالہ یا نابالغہ ہو تو اس کی عدت تین ماہ ہے۔ اور طلاق والی عورت اگر حاملہ، نابالغہ یا پچپن سالہ نہ ہو یعنی حیض والی ہو تو اس کی عدت تین حیض ہے۔ خواہ یہ تین حیض تین ماہ یا تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں۔

نوٹ: (۱) طلاق والی غیر مدخولہ عورت یعنی جس سے شوہر نے ہمبستری نہیں کی ہے اور اس سے تنہائی بھی نہیں ہوئی ہے تو ایسی عورت کے لیے کوئی عدت نہیں۔

(۲) عوام میں جو مشہور ہے کہ طلاق والی عورت کی عدت تین مہینہ تیرہ دن ہے تو یہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

کھانے کا بیان

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے۔ صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں نہ دھوئے کہ سنت ادا نہ ہوگی۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوکر پونچھنا منع ہے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھوکر پونچھ لیں کہ کھانے کا اثر باقی نہ رہے۔ بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کریں اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے یہ دعا پڑھے بسم اللّٰہ فی اولہ واخرہ روٹی پر کوئی چیز نہ رکھی جائے اور ہاتھ کو روٹی سے نہ پونچھیں، ننگے سر کھانا ادب کے خلاف ہے۔ کھانے کے وقت بایاں پاؤں بچھا دے اور داہنا کھڑا رکھے یا سرین پر بیٹھے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے کھانے کے وقت باتیں کرتا رہے۔ بالکل چپ رہنا مجوسیوں کا طریقہ ہے مگر بیہودہ باتیں نہ بکے بلکہ اچھی باتیں کرے کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لے اور برتن کو بھی انگلیوں سے پونچھ کر چاٹ لے۔ کھانے کی ابتداء نمک سے کی جائے اور ختم بھی اسی پر کریں کہ اس سے بہت سی بیماریاں دفع ہو جاتی ہیں۔ کھانے کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

پینے کا بیان

پانی بسم اللہ پڑھ کر داہنے ہاتھ سے پیئے۔ بائیں ہاتھ سے پینا شیطان کا کام ہے اور تین سانس میں پیئے، ہر مرتبہ برتن کو منہ سے ہٹا کر سانس لے۔ پہلی اور دوسری مرتبہ ایک ایک گھونٹ پیئے اور تیسری سانس میں جتنا چاہے پی ڈالے، کھڑے ہو کر ہرگز نہ پیئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص بھول کر ایسا کر گزرے وہ قے کر دے اور پانی کو چوس کر پیئے غٹ غٹ بڑے گھونٹ نہ پیئے جب پی چکے تو الحمد اللہ کہے، پینے کے بعد گلاس وغیرہ کا بچا ہوا پانی پھینکنا اسراف وگناہ ہے۔ صراحی میں منہ لگا کر پینا منع ہے، اسی

طرح لوٹے کی ٹونٹی سے بھی پانی پینا منع ہے مگر جبکہ دیکھ لیا ہو کہ ان میں کوئی چیز نہیں ہے تو حرج نہیں۔

لباس کا بیان

اتنا لباس ضرور پہنیں کہ جس سے ستر عورت ہو جائے۔ عورتیں بہت باریک اور چست کپڑا ہر گز نہ پہنیں کہ جس سے بدن کے اعضا ظاہر ہوں کہ عورتوں کو ایسا کپڑا پہننا حرام ہے اور مرد بھی پاجامہ یا تہبند اتنا ہلکا نہ پہنیں کہ جس سے بدن کی رنگت چھلکے اور ستر نہ ہو کہ مردوں کو بھی ایسا پاجامہ و تہبند پہننا حرام ہے اور دھوتی نہ پہنیں کہ دھوتی پہننا ہندوؤں کا طریقہ ہے اور اس سے ستر بھی نہیں ہوتا کہ چلنے میں ران کا پچھلا حصہ کھل جاتا ہے۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا ضروری ہے اور نیکر جانگھیا ہر گز نہ پہنیں کہ حرام ہے۔ لیکن تہبند وغیرہ کے نیچے پہنے تو حرج نہیں۔

زینت کا بیان

مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے اور چاندی کی صرف ایک انگوٹھی ایک نگ والی جو وزن میں ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو پہن سکتے ہیں۔ اور کئی انگوٹھیاں یا ایک انگوٹھی کئی نگ والی یا چھلے نہیں پہن سکتے کہ ناجائز ہے اور عورتیں سونا چاندی کی ہر قسم کی انگوٹھیاں اور چھلے پہن سکتی ہیں لیکن دوسری دھاتوں کی انگوٹھیاں مثلاً تانبا' پیتل' لوہا اور جستہ وغیرہ تو یہ مرد و عورت دونوں کیلئے ناجائز ہیں۔ لڑکیوں کو سونے چاندی کے زیور پہنانا جائز ہے اور لڑکوں کو حرام ہے پہنانے والے گناہ گار ہوں گے۔ اسی طرح لڑکیوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے اور لڑکوں کے ہاتھ پاؤں میں زینت کیلئے مہندی لگانا ناجائز ہے۔

سونے کا بیان

سونے کے پہلے سورۂ اخلاص تین بار اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور سورۂ فاتحہ ایک ایک بار پڑھنا مسنون ہے۔ اس سے سونے والا بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے اور یہ دعا پڑھنا بھی مسنون ہے۔ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی اور مستحب یہ ہے کہ باوضو سوئے کچھ دیر داہنی کروٹ پر داہنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر قبلہ رو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر پیٹ کے بل نہ لیٹے حدیث شریف میں ہے کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ اور پاؤں پر پاؤں رکھنا منع ہے جبکہ چت لیٹا ہو اور یہ اس صورت میں ہے جبکہ تہبند پہنے ہو اور ایک پاؤں کھڑا ہو کہ اس طرح بے ستری کا اندیشہ ہے۔ اور ایسی چھت پر سونا منع ہے کہ جس پر گرنے سے کوئی روک نہ ہو۔ اور لڑکا جب دس سال کا ہو جائے تو اپنی ماں یا بہن وغیرہ کے ساتھ نہ سلایا جائے۔ بلکہ اس عمر کا لڑکا اتنے بڑے لڑکوں یا مردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔ اور دن کے ابتدائی حصہ میں سونا یا مغرب وعشاء کے درمیان سونا مکروہ ہے۔ اور ہمارے ملک میں اتر جانب پاؤں پھیلا کر سونا بلاشبہ جائز ہے۔ اسے ناجائز سمجھنا غلطی ہے اور جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ۔

فاتحہ کا آسان طریقہ

پہلے تین یا پانچ یا سات بار درود شریف پڑھے پھر کم سے کم چاروں قل، سورۂ فاتحہ اور الم سے مفلحون تک پڑھے پھر آخر میں تین یا پانچ یا سات بار درود شریف پڑھے اور بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کرے۔ یا اللہ! ہم نے جو کچھ درود شریف پڑھا ہے اور قرآن مجید کی آیتیں تلاوت کی ہیں ان کا ثواب (اگر کھانا یا شیرینی ہو تو اتنا اور کہے کہ اس کھانا اور شیرینی کا ثواب) میری جانب سے حضور سرور کائنات ﷺ کو نذر پہنچا دے پھر ان کے وسیلے سے جملہ انبیائے کرام علیہم السلام و صحابہ اور تمام اولیاء و علماء کو عطا فرما

(پھر اگر کسی خاص بزرگ کو ایصال ثواب کرنا ہو تو ان کا خصوصیت سے نام لے مثلاً یوں کہے کہ) خصوصاً حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ یا خواجہ اجمیری رضی اللہ عنہ کو نذر پہنچا دے اور پھر جملہ مؤمنین ومؤمنات کی ارواح کا ثواب عطا فرما۔ اور کسی عام آدمی کو ایصال ثواب کرنا ہو تو اس کا ذکر خصوصیت سے کرے مثلاً یوں کہے کہ خصوصاً ہمارے والد' والدہ یا دادا' دادی یا نانا' نانی کی روح کو ثواب پہنچا دے اور پھر جملہ مؤمنین ومؤمنات کی ارواح کو ثواب پہنچا دے۔ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا (ہے)

ایمانِ مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۝

میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اچھی اور بُری تقدیر کے خالق اللہ اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لایا۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ط

میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے اسماء یعنی نام اور اپنی صفات کے ساتھ ہے ایمان لایا اور میں نے اس کے تمام احکام زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے قبول کیے۔

اوّل کلمہ طیب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

دوئم کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

سوم کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کیلئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔ گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کی توفیق مگر اللہ کی طرف سے جو بہت بلند اور عظمت والا ہے۔

چہارم کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کیلئے تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز موت نہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا بڑے جلال اور بزرگی

والا ہے اس کے ہاتھ میں نیکی ہے اور وہ تمام اشیاء پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْخَطَاءً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَ مِنَ الذَّنْبِ لَا اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر کیا یا چھپ کر کیا یا ظاہراً کیا اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس کے حضور میں اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں بیشک آپ کی باتیں مجھے خوب معلوم ہیں اور تو ہی بڑا عیبوں کا ڈھکنے والا اور گناہوں سے بہت معافی بخشنے والا اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان اور عظمت والا ہے۔

ششم کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَ تَبَرَّأْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَۃِ وَالْبِدْعَۃِ وَالنَّمِیْمَۃِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُھْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

اے اللہ بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں جانتے ہوئے کسی

شے کو تیرا شریک بناؤں اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اور اس کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

درود شریف اور مفید دعائیں

(۱) صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

اس درود شریف کو بعد نماز جمعہ دست بستہ مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہو کر سو بار پڑھے تو دین و دنیا کی بے شمار نعمتوں سے سرفراز ہو۔

(۲) پہلے داہنا قدم رکھ کر مسجد میں داخل ہو اور یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

(۳) پہلے بایاں قدم مسجد سے نکالے اور یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ

تمت بالخير